۲۲

شمارہ ۱۲

تأمُرُونَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

فتح ۱۳۶۰ ہش

دسمبر ۱۹۸۱ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

صفر ۱۴۰۲ھ

فتح ۱۳۶۰ ہش

دسمبر ۱۹۸۱ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

مدیران اعزازی

ملک صلاح الدین صاحب بھارت - مبارک احمد صاحب ساقی لندن

کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

سالانہ چندہ :- پندرہ روپے ؛ قیمت فی پرچہ ہذا ڈیڑھ روپیہ

فہرست مضامین

پبلشر :- چوہدری محمد ابراہیم

ناشر :- سیّد عبدالحیٔ

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ انصار اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

کتابت :- محمد رفیق احمد ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۲۲　ماہنامہ انصاراللہ - ربوہ　شمارہ ۱۲

فتح ۱۳۶۰ ہش

رسید مژدہ کہ ایّام نو بہار آمد

اللہ کے بندوں، شمع احمدیت کے پروانوں کو سال بھر جن دنوں کی انتظار رہتی ہے۔ اُن دنوں کی اب آمد آمد ہے۔ طیور مائل با پرواز ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ کس ساعتِ سعد میں خدا کے مقدس بندے نے اس کی بناء ڈالی تھی۔ اور کن دُعاؤں سے اُس مقدس کسان "حارث حرّاث" نے اس کشت کو سینچا تھا کہ آج یہ کھیتی لہلہا رہی ہے۔ کن مقدس ہاتھوں نے یہ بیج بویا تھا کہ ہزاروں طوفانوں اور بگولوں کے باوجود یہ بڑھتا رہا اور آج وہ پودا ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ کن مبارک لمحات میں یہ شمع روشن ہوئی کہ آندھیوں کے باوجود وہ جلتی رہی۔ وہ آسمانی راہنما ساتھیوں کو لے کر روانہ ہوا تھا۔ راستہ بھی کوئی آسان نہ تھا۔ مصائب بھی کم نہ آئے۔ لیکن یہ قافلہ بڑھتا ہی رہا۔ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہی رہا۔

ہمارا خدا کتنا بندہ نواز ہے۔ وہ کتنے احسان کرنے والا ہے اپنے کمزور بندوں پر۔ اس کی نظر تو پاتال تک کی خبر رکھتی ہے۔ اس نے دلوں میں سمائے عزم اور خلوص کو بڑھایا۔ اس کو برکت دی۔ اس نے اپنے بندہ سے جو وعدہ فرمایا تھا پورا کر دکھایا کہ وہ سچے وعدوں والا ہے۔

اُس نے بہت ابتدائی ایّام میں اپنے بندے کو خبر دی تھی یَأۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ کہ لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ اس لئے اپنے مکان کو وسعت دے وَسِّعۡ مَکَانَکَ اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ ان کی مہمان نوازی ناممکن تو نہیں کہ صاحب دل کے لئے ناممکن کونسی بات ہوتی ہے۔ ہاں آسان بھی نہ ہوگی اس لئے فرمایا لَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ تیرے چہرہ پر مہمانوں کی کثرت کو دیکھ کر تیوری نہ آئے۔ اُن کے لئے سارا انتظام

ہم کریں گے۔وہ قادر و توانا تیرے سارے کام درست کر دے گا۔ اصلح اللّٰہ امری کلّہ ۔ (تذکرہ صفحہ ۸۳۶)

اس کے لئے کوئی چیز انہونی نہیں ۔خدا کے اس مقدس بندے نے۔بیوی کا زیور بیچ کر بھی مہمان نوازی کی۔اللہ اپنے بندے کے جذبہ اور دل کی کیفیّت کو دیکھتا ہے اُس نے اسماعیل کی شہ رگ تو نہ کٹوائی تھی ابراہیم کا امتحان لیا اور فرمایا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۔ آج اُس مقدس معمار کے لنگرخانہ سے لاکھوں آدمی پاکیزہ رزق کھاتے ہیں ۔

خدّام کو یہ توفیق دیتا ہے ۔جماعت کی تربیّت ایسے رنگ میں ہو چکی ہے کہ ایک دو گھنٹہ میں قطار اندر قطار کھڑے ہو کر احباب لنگرخانوں سے کھانا لے کر اپنے مہمانوں کی خدمت میں حاضر ہو جاتے ہیں ۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ یہ بابرکت دن علم و عرفان کو دامن میں سمیٹنے کے لئے ہوتے ہیں ۔ یہ پُرکیف لمحات ذکرِ الٰہی اور دُعاؤں سے معمور ہوتے ہیں۔ خدا کی رحمت جوش میں ہوتی ہے تو ان سعید گھڑیوں میں دلوں میں بھی ایک رقّت اور دُعا میں سوز ہوتا ہے ۔

یہ مبارک ایّام ہماری تربیّت کا مظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ایّام ہمارے امتحان کے دن ہوتے ہیں۔ ہمارے صبر تحمّل ۔استقامت دین میں شغف کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ دن ہمارے ضبط ۔ اخوّت ۔ خیر خواہی ۔ باہمی ہمدردی اور تعاون کے فروغ کا سبب بنتے ہیں ۔ یہ ایّام ہماری علم دوستی ۔انسان دوستی کے مظاہرہ کے دن ہوتے ہیں ۔ان ایّام میں ناقابل فراموش منظر دیکھنے میں آتے ہیں۔جس کی کام و دہن سال بھر لذّت محسوس کرتا ہے ۔امام جماعت جب اپنے خدّام کے جلو میں اپنے عشّاق کے انبوہ میں جلوہ فگن ہوتے ہیں ۔تو جذبات میں ایک تلاطم برپا ہوتا ہے۔ زبانوں پر تسبیح و تحمید و تہلیل کا ورد جاری ہوتا ہے یہ لمحات دل کی میل دھونے کے لئے آتے ہیں۔مبارک ہیں وہ جو ان لمحات سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

دُعاؤں سے حصّہ پاتے ہیں ۔جو آپ نے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے فرمائیں۔ اور اللہ رحم فرمائے ان پر بھی جو کسی معذوری کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے ۔لیکن اُن کے دل اُن ایّام میں مرکز میں ہوتے ہیں۔ اور وہ وہیں اپنی بے بسی اور محرومی کے تصوّر سے بچشم گریاں خدا سے دُعا کرتے ہیں۔ اور اپنے نہ آسکنے پر ملول ہوتے ہیں ۔

پس آنے والے معزز مہمانو ! تمہیں آنا مبارک ہو۔ مرکز میں رہنے والے آپ کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے ہیں

منتظر ہیں کہ تمہارا آنا صداقت احمدیت کا ایک نشان ہے ۔پس آیئے گرتے پڑتے دریار پر آیئے ۔بچشم نم آیئے ۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے آیئے ۔چہرے گلاب کی مانند شگفتہ ہوں ۔کہ اللہ کی رحمتوں کی بارش کے قطروں تلے ہم آرہے ہیں ۔آب حیات کے چشمہ پر ہم وارد ہو رہے ہیں ۔

لیکن

اس اجتماع کے کچھ آداب اجتماع پر بلانے والے نے بیان کئے تھے ۔ وہ کبھی ۔کسی لمحے ۔کسی وقت نظر سے اوجھل نہ ہوں کہ

برکتوں کو سمیٹنے کی بھی ایک شرط ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اس جلسہ کے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آنے والے مہمانوں اور میزبانوں کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بیان فرمودہ اس غرض جلسہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اُس وُدود۔ کریم۔ حییؔ کریم سے دست بدعا ہیں کہ اپنے فضل و کرم سے وہ ہمارے دِل۔ اور گھر بھر دے۔ ہمارے اعمال کے مطابق نہیں اپنے وسیع فضلوں کی بناء پر ہماری نیک مرادیں ہمیں عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ انصاراللہ کی سفارش پر آنے والے تین سالوں کے لئے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو انصاراللہ کا صدر مقرر فرمایا اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو انصاراللہ کی صف دوم کا نائب صدر مقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ انصاراللہ کے لئے ان دونوں جواں ہمت قائدین کی قیادت مبارک فرمائے۔ ان کی سعی کو مبارک اور مشکور فرمائے۔ اور ہم سب کو اُن سے دلی خلوص کے ساتھ تعاون اور سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ادارہ ان دونوں بزرگوں کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ وہ قادر مطلق خدا ان کے افکار و اعمال میں برکت ڈالے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَاَحْسِنْ مَثْوَاہُ

صدر مجلس کی خدمت میں عبدالغفار صاحب ڈار صدر حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے حلقہ کے ایک مخلص ممبر بھائی لعل دین صاحب نے اجتماع میں شمولیت کیلئے باصرار اپنا نام لکھوایا۔ مگر مشیّت ایزدی تھی کہ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے ۲۶ اکتوبر کو وہ اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ احباب دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ وما ذٰلک علی اللہ العزیز۔

حُسنِ ظنّی اور خوش خصالی

عَنْ ابی ھریرۃؓ عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال رأی عیسٰی رجلاً یسرقُ فقال لہٗ اَسَرَقْتَ قال کلّا والّذی لا الٰہ الّا ھُوَ فقال عیسیٰ اٰمنْتُ باللہِ و کذّبتْ عینِیْ۔ (بخاری کتاب الانبیاء، باب نزول عیسٰی بن مریم علیہ السلام)

ترجمہ:-

حضرت ابو ہریرۃؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسٰی علیہ السّلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ تو اُسے فرمایا کیا تُو نے چوری کی ہے۔ اُس نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس پر حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے کہا میرا خدا پر ایمان ہے۔ میری آنکھوں نے جھوٹ دیکھا۔

اللہ کے بندوں کے کیا پاکیزہ اخلاق ہوتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنی آنکھوں سے اُسے چوری کرتے دیکھا۔ لیکن اُس نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔ تو مربّی نے کہا۔ میری آنکھ کی غلطی ہے۔ کیا راہنمائی فرمائی آپ نے۔ یہ ہے حُسنِ ظنّی، اعتماد، خوش خصالی، احترامِ انسانیت اور چشم پوشی۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ آقا! آج ایک درخت کے پیچھے مَیں نے ایک مَرد اور عورت کو دیکھا۔ حضور نے سُنا تو فرمایا۔ فھلّا سَتَرتَہٗ قَدْ تُو نے اس کی سَتّاری کیوں نہ کی۔ خدا کے بندے خوابیدہ نظر ہوتے ہیں۔ وہ عفوٌ بہت معاف کرنے والے آسمانی آقا کی صفتِ عفو کے مظہر ہوتے ہیں۔

کیسا عجیب ہے یہ واقعہ۔ اور کیا سبق آموز ہے ہمارے لئے۔

کلام الامام امام الکلام

اَعْلَى الْمُهَيْمِنُ هِمَمَنَا فِي دِيْنِهٖ

خدا نے اس کے دین کے سبب ہماری ہمتّوں کو بلند کر دیا

اَعْلَى الْمُهَيْمِنُ هِمَمَنَا فِي دِيْنِهٖ ⁂ نَبْنِي مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوْزَاءِ

خدا نے اس کے دین کے سبب ہماری ہمتّوں کو بلند کر دیا۔ اب ہماری منزل تو جوزاء ستارہ پر ہے۔

نَسْعٰى كَفِتْيَانٍ بِدِيْنِ مُحَمَّدٍ ⁂ لَسْنَا كَرَجُلٍ فَاقِدِ الْاَعْضَاءِ

ہم جوانوں کی طرح دین محمدیؐ میں سعی کرتے ہیں۔ ہم لنگڑے لُولے لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔

نِلْنَا ثُرَيَّا السَّمَاءِ وَسَمْكَهٗ ⁂ لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَى الْغَبْرَاءِ

ہم آسمان کی چھت اور ثریّا تک پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ ایمان کو زمین پر واپس لائیں۔

(منن الرحمان)

کسی نے کیا خوب کہا ہے یارِ غالب شو تا غالب شوی۔ اُس اعلیٰ، بلند و بالا سے تعلّق پیدا ہو جائے تو زمینی آسمانی بن جاتا ہے۔ طائر ناسوتی طائر لاہوتی بن جاتا ہے۔ اس خدا سے تعلّق مضبوط ہو تو اس کی پرواز وہاں تک ہوتی ہے جہاں جبرائیل بھی یہ پکار اٹھتا ہے کہ اس سے آگے بڑھنے کی میری مجال نہیں کہ تجلّی گاہ میرے پَر جلا کر رکھ دے گی۔ اور آگے وہی گیا جو کامل انسان کامل نبی تھا۔ کہ اس کی پرواز سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچی۔ کہکشاں اس کے قدموں تلے تھا۔ وہ مقامِ محمود، وہ معراج انہیں نصیب ہُوا کہ اس کی رفعتوں کا دل و دماغ احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ خیرِ رُسل ہوئے تو امّت بھی خیرِ اُمّت ہوئی۔ اس "یداللہ" کے ہاتھ میں جس نے ہاتھ دیا وہ آسمان کی رفعتوں کو چھونے لگ گیا۔ اور یہ کمال اس مربیؐ کا ہے اُس معلّم کا ہے کہ اس کے فیض سے اس کے معلّم بلند مقاموں تک پہنچے۔

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

نعتِ نبیؐ

یا نبی اللہ نثارِ رُوئے محبوب تو ام

اے نبی اللہ میں تیرے پیارے مکھڑے پر نثار ہوں

یا نبی اللہ نثار روئے محبوب توام ☆ وقفِ راہت کردہ ایں سر کہ بر دوشم بار
یا نبی اللہ میں تیرے پیارے مکھڑے پر نثار ہوں ۔ میں نے اس سر کو جو کندھوں پر بار ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے ۔
تا مرا نورِ رسول پاک را بنمودہ اند ☆ عشقِ او در دل ہمے جوشد چو آبِ از آبشار
جب سے مجھے رسول پاک کا نور دکھایا گیا ہے ۔ تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار سے پانی
آتشِ عشق از دمِ من ہمچو برقے مے جہد ☆ یک طرف اے ہمدمانِ خامِ از گرد و جوار
میرے سانس سے اس کے عشق کی آگ بجلی کی طرح نکلتی ہے ۔ اے خام طبع رفیقو میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ
بر سرِ وجد است دل تا دید رُوئے او بخواب ☆ اے برآں روئے و سرش جاں سرور دیم نثار
میرا دل وجد میں ہے جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ۔ ایکے چہرے اور سر پر میری جان سر اور منہ قربان ہوں ۔
صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن ☆ واں مسیح ناصری شد از دمے او بے شمار
میں اس کی چاہ ذقن میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں ۔ اور مسیح ناصری تو اس کے دم سے بے شمار پیدا ہوئے

(آئینہ کمالات اسلام)

اگر خدا جمال ہے تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیکرِ جمال ۔ اللہ کی اگر کما حقہٗ تعریف نہیں ہوسکتی کہ وہ سَر تا پا حمد ہے ۔ وہ ہر عیب سے مبّرا اور ہر خُوبی کا جامع ہے تو حسّان نے خُوب کہا تھا کہ

خلِقْتَ مبرّءً مِن کلّ عَیبٍ ☆ کانّکَ قد خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

کہ اے میرے محبوب آقا تو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا ۔ گویا کہ تیری تخلیق اس طرح ہوئی جس طرح تو نے چاہا ۔

چودہ سو سال سے محبوبِ کبریاء کے حُسن و احسان کے تذکرے ہو رہے ہیں ۔ لیکن قلم و زبان اس حُسن کا احاطہ کیسے کر سکتی ہے ۔ دل و جان اس پر قربان جو محبوبِ خدا کہلائے ۔

اس کی محبّت متاعِ ایمان ہے ۔ اس کا عشق سالکانِ منزل کے لئے زادِ راہ ہے ۔ مبارک وہ دل جو اُن کے عشق میں گداز ہُوا ــــــ اور یہ خدا کے فضل کے بغیر کیسے ممکن !

درس قرآن مجید

(از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مورخہ ۳۰ ر اخاء ۱۳۶۰ ہش (مطابق ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو شبینہ اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا جو پُر معارف درس دیا وہ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

درس کے آغاز میں آپ نے حسب ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی :-

يَآ أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (المائدہ آیت : ۶۸)

اور پھر فرمایا :-

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! جو کچھ بھی تیری طرف تیرے ربّ کی طرف سے اُتارا گیا ہے وہ سب لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو اپنی رسالت کے مقصد کو پورا کرنے والا نہیں ہوگا۔ اپنی رسالت کے مقصد میں ناکام ہو جائے گا۔ اللہ لوگوں سے تجھے بچانے کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے جو انداز اختیار فرمایا گیا ہے یہ دراصل ساری قوم کو سنانے والی بات ہے۔ بعض دفعہ اپنے پیاروں کو مخاطب کرکے بظاہر ایک سخت لہجہ اختیار کیا جاتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ دوسرے سُن لیں اور ان کو کان ہوں کہ اگر ہم اُس پیارے کے ساتھ بھی اس معاملے میں یہ سلوک کریں گے یا کرتے ہیں تو پھر تم جو ادنیٰ درجہ کے اور دوسرے لوگ ہو کیسے اس فرض کی ادائیگی سے بچ سکتے

ہو۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جب تبلیغ فرض کی گئی اور اس حد تک فرض کی گئی کہ فرمایا کہ اس سے ادنیٰ کوتاہی کے نتیجے میں ہم یہ سمجھیں گے کہ تم رسالت کے مقصد میں ناکام ہوگئے ہو۔ تو کیا نعوذ باللہ من ذالک حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ایک دُور کا بھی احتمال ہو سکتا تھا کہ آپؐ کوتاہی کرتے۔ ہرگز نہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جو چیز فرض کی جارہی ہے۔ آپ کے ماننے والوں کو سنایا جارہا ہے کہ اگر اس رسول سے والبتہ ہو تو اس مقصد میں تمہیں اس رسول کی پیروی کرنی پڑے گی اور اس کی پوری کاپوری مدد کرنی پڑے گی۔ ورنہ یہ عجیب بات بن جائے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اکیلے کو ساری دنیا میں تبلیغ کرنے کا حکم ہو اور ماننے والے آزاد ہوں کہ تم بیشک بیٹھے رہو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو بالکل سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ دُور کا بھی اس بات کا امکان نہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ تمام امتِ محمدیہ کو بھی اس حکم میں شامل فرمالیا گیا۔ صرف حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم پیشِ نظر نہیں۔ اور بہت سی آیات ہیں جہاں تبلیغ کا عام حکم ہے۔ کہیں تحریص کے رنگ میں، کہیں امر کے طور پر۔

چنانچہ جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا (حٰم السجدہ آیت: ۳۴)

دُنیا میں بہت سے پیاری باتیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر ان سے زیادہ حسین بات کون کرسکتا ہے جو اپنے رب کی طرف بُلاتے ہیں۔ چنانچہ اور بہت سے مقامات پر بھی مومنوں کو واضح طور پر بھی تبلیغ کا حکم دیا گیا جیسا کہ فرمایا۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ (النحل آیت: ۱۲۶)

حضرت مصلح موعود نے اس کی تشریح اسی امر کے پہلو پہ زور دیا اور فرمایا کہ اُدْعُ میں ہر مومن مخاطب ہے اور ہر ایک کو حکم ہے۔ یہ فرض کفایہ نہیں ہے کہ جس سے بچ کر کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ باقی نیکیوں میں ہم حصّہ لے رہے ہیں۔ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ چندے دے رہے۔ تبلیغ نہ بھی کریں تو کیا فرق پڑتا ہے بلکہ ہر مومن اس میں مخاطب ہے اور ہر ایک پر تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح عبادت فرض کی گئی ہے۔ اور اس لئے بھی فرض ہے کہ تبلیغ تو جہاد کا اوّل حصّہ ہے۔ ظاہری جہاد کی تو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے لیکن مومن تو کسی وقت بھی جہاد سے فارغ نہیں ہوتا۔ اور قرآن کریم مسلسل مومن کو جہاد کی تعلیم دے رہا ہے تو وہ وقت جو اس کے وقت میں بظاہر، وہ وقت جب تلوار نہیں اُٹھ رہی ہوتی اُس وقت مومن کا جہاد ہی تبلیغ ہے۔

پس تبلیغ کے فریضے سے کسی وقت بھی کسی کا غافل رہنا جائز نہیں ہے۔ اگر ویسے کوئی انسان فرض چھوڑ دے بظاہر وہ سمجھتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ فرائض کوئی ایسی چیز نہیں جن کے چھوڑنے یا نہ چھوڑنے سے نقصان کوئی نہیں پہنچتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ احمدی جو تبلیغ کرتے ہیں اور وہ احمدی جو تبلیغ نہیں کرتے ان

دونوں کے حالات پر اگر آپ غور کریں، ان کی اولادوں کے مستقبل اور ان کے حالات پر غور کریں، ان کے اقتصادی اور دوسرے حالات پر غور کریں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ زمین وآسمان کا فرق ہے اس احمدی میں جو تبلیغ کرتا ہے اور اس میں جو تبلیغ نہیں کرتا۔ بے انتہا برکتیں وابستہ ہیں اس کے ساتھ۔ اور فرض چیز سمجھی کی جاتی ہے جب اس کے نتیجے میں کوئی ایسی چیزیں حاصل ہوتی ہوں جن کے فقدان سے انسان نامکمل ہو جائے۔

پس تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح عبادت فرض ہے، جس طرح روزے فرض ہیں، جس طرح حج فرض ہے۔ اور اس سے کوئی مفر نہیں ہے۔ اس سے بچ کے کوئی انسان کامل مومن نہیں بن سکتا۔ یہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی زندگی اور آپ کے اعمال سے سو فیصدی ثابت ہے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے رفقاء کی زندگی اور ان کے اسوۂ حسنہ سے یہ چیز اس طرح روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اس میں کوئی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

اب میں اس آیت کے دوسرے حصے کی طرف آتا ہوں۔ اور قرآن کریم پر غور کرنے سے یہ عجیب پُر لطف بات معلوم ہوتی ہے کہ جہاں بھی تبلیغ کا مضمون بیان ہُوا ہے وہاں یہ دوسرا پہلو بھی ساتھ ہی بیان فرما دیا۔ (تبلیغ) فرض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ معاً یہ فرماتا ہے وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) خدا تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ درمیانی حالت کا بظاہر ذکر موجود نہیں۔ لیکن "بچانے" سے پتہ چلا کہ ایک طوفان برپا ہونے والا ہے تبلیغ کے نتیجہ میں۔ اور جہاں بھی آپ تبلیغ کا مضمون پائیں گے اس طوفان کا ذکر بھی آپ پائیں گے معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور یہ ہر حکیم کا کام ہے کہ جب کسی چیز کا حکم دے تو اس سے پیدا ہونے والے عواقب سے بھی باخبر کر دے۔ تبلیغ کے نتیجے میں امن پھیلنا چاہیئے۔ تبلیغ کے نتیجے میں محبت بڑھنی چاہیئے۔ یہ مقصد ہے۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ خدا متنبہ کر رہا ہے کہ اس میدان میں بھولے پن میں یونہی نہ چھلانگ مار دینا۔ اس کے نتیجہ میں تم پر سختیاں ہوں گی بڑی بڑی آزمائشیں پڑیں گی۔ بہت بڑے بڑے ابتلاؤں میں ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ بتا رہا ہے کہ زندگی کے خطرے درپیش ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو۔ اتنے خوفناک خطرے ہیں کہ انسان کے بس میں نہیں ہے آپ کو بچانا۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ سے ایک یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ خطرہ اتنا عظیم ہے کہ خدا کے سوا کوئی تجھے بچا نہیں سکے گا۔ اللہ ہی ہے جس کی طرف تجھے جھکنا پڑے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مبلّغ کی زندگی میں اپنے اپنے چھوٹے پیمانے پر ویسے ہی حالات ہوتے ہیں اور ساتھ یہ بھی پیغام اس کو ملتا ہے کہ جب خدا کی خاطر تم مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہو۔ (اس وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کو مختلف رنگ میں پڑھیں تو یہ چیزیں سامنے آئیں گی۔ میں وہ بیان کرنا چاہتا ہوں) اور خدا کی خاطر تم خطرات مول لو گے تو وہ ایسے شدید خطرات ہوں گے کہ خدا کے سوا کوئی تمہیں بچا نہیں سکے گا۔ چنانچہ جماعت کی زندگی میں جتنے بھی ابتلا آئے

ہیں (آپ اپنی تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھ لیجئے) وہ سارے کے سارے ایسے ابتلاء تھے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ممکن ہی نہیں تھا کہ یہ جماعت بچ کے نکل جاتی۔ کسی کمپیوٹر میں آپ جماعت کے حالات اور مخالفتوں کے حالات ڈال کر دیکھ لیں۔ (جو انسان آجکل کمپیوٹر بناتے ہیں ان کو FACTS سے کرتے ہیں) تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ تم ہلاک ہونے والے ہو۔ کبھی بچ نہیں سکتے۔ اور ہر دفعہ جب بھی خدا کا کوئی پیغمبر آتا ہے، خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو ابتلاء ہوتے ہیں وہ ایسے ہی شدید ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ( ) کے زمانہ میں جا کر آپ واپس مڑ کر اپنے تصور کو لے جائیے جو حالات نظر آتے ہیں۔ ان کے غالب آنے کا تو کیا سوال ان کی بقا کے راہ میں ہر روز ہر شب حائل تھے۔ جتنا وقت گزرتا جاتا تھا اتنا ہی ان کا زندہ رہنا اور بچنا ناممکن ہوتا چلا جاتا تھا۔ شدید سے شدید تر دشمنیاں اور شدید سے شدید تر مصائب ان کے سامنے آتے تھے۔ لیکن وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کا جو ازلی ابدی اصول ہے وہ وہاں بھی پورا ہوتا نظر آیا۔ پس مبلغ کو خدا تعالیٰ یہ بتا رہا ہے کہ تم تو بہر حال امن اور محبت سے تبلیغ کرو گے۔ لیکن اس کے نتیجے میں مشکلات ضرور پیدا ہوں گی اور شدید پیدا ہوں گی۔ اور خدا وعدہ کرتا ہے کہ میں بچاؤں گا کیونکہ خدا کے سوا تمہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔

دوسرا پہلو اس میں یہ ہے مومن کے لئے پیغام کہ جب خدا وعدہ کرتا ہے تو اس وقت خدا ہی کی طرف جھکنا، دُنیا کی طرف نہ جانا کیونکہ تمہارے لئے مفر اور کوئی نہیں۔ بچنے کی اور کوئی جگہ نہیں۔ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اللہ کے سوا۔ پس اس وقت تمہارے بچنے کا طریق دُعائیں ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ دُعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک مبلغ مبلغ بن ہی نہیں سکتا جب تک بار بار اپنے ربّ کی طرف اس کی توجہ پیدا نہ ہو اور اپنے رب سے مدد نہ چاہے۔ اور مشکلات اس تعلق میں مدد دیتی ہیں۔ وہ مبلغ جس کا راستہ آسان ہو اس کو دُعا کی طرف ایسی توجہ پیدا نہیں ہوتی جتنی ایسے مبلغ کو ہوتی ہے جس کو بار بار مصائب تنگ کرتے ہیں۔ دُکھ پہنچتے ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ محبت اور پیار میں ان کو پیغام پہنچاتا ہے۔ وہ دشمنیاں جھولی میں بھر کر گالیوں اور پتھروں کی صورت میں اس پر برساتے ہیں۔ اس وقت خدا یاد آتا ہے اور جتنا خدا یاد آتا ہے اتنا ہی تبلیغ میں طاقت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ تبلیغ کے اندر غیر معمولی عظمت آجاتی ہے۔ ورنہ خالی انسانی باتوں سے تبلیغ کامیاب نہیں ہوا کرتی۔ اس میں یعنی مصیبتوں میں جو مومن کو تبلیغ کے نتیجہ میں دیکھنی پڑتی ہیں حکمت یہ ہے کہ حقیقت میں مومن دُنیا کی تقدیر بدل سکتا ہی نہیں۔ بالکل ایک کمزور چیز ہے۔ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور دُنیا اتنی سخت اور ظالم ہو چکی ہوتی ہے کہ ان کے دلوں پر بھی اس کا بس نہیں ہوتا۔ نہ ان کے دماغوں پر بس ہوتا ہے۔ بس کس کا ہوتا ہے؟ خدا تعالیٰ کا۔ اور مومن کے دل کی آہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے رحم کو کھینچتی ہیں اس وقت اور وہ اس کی خاطر مدد کو آتا ہے اور دُنیا کی تقدیر بدلا کرتا ہے۔ اور یہ آہیں اس دشمنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر یہ دشمنی کا PHENOMENON نہ ہو اور تبلیغ کا راستہ آسان ہو جائے تو انبیاء کی مومنٹس (MOVEMENTS) از خود اپنی موت مر جائیں۔ یہ دشمنیاں

ہی ہیں جو تعلق باللہ کو قائم رکھتی ہیں۔ اور مومن کو ایسی چکی میں سے گذارتی ہیں جس سے ان کی زندگی میں فنا کی بجائے بقا پیدا
ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشگی کی زندگی پالیتے ہیں ان موتوں سے جو وہ روز دیکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ۔ جب بچانا خدا نے ہے اور تمہیں یہ بھی اختیار نہیں کہ تبلیغ چھوڑ کے بچ جاؤ تو پھر لازمًا خدا کی طرف متوجہ
رہنا اور وہ تمہیں ضرور بچائے گا۔

پس دعا اور مشکلات کا مفہوم جو اس (آیت) میں بتایا گیا اس مفہوم کو اور طریق سے اللہ تعالیٰ نے دوسری آیات
میں کھول دیا ہے۔ مثلاً جو آیات ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ان میں آخر پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (حٰمٓ السجدہ آیت: ۳۵)

تبلیغ کا یہاں بھی حکم دیا۔ ساتھ ہی عداوت کا بھی ذکر کر دیا کہ جب تبلیغ کرو گے تو تمہارے متعلق شدید دشمنیاں پیدا
ہو جائیں گی۔ لیکن دشمنیاں پیدا کرنا تبلیغ کا مقصود نہیں ہے اور تمہاری طرف سے نہیں پیدا ہو رہیں۔ ان دونوں باتوں کا جواب
آگے دے دیا۔ فرماتا ہے فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ اگر تم ہر برائی
کا بدلہ حسن سے دو گے۔ ہر ظلم کا بدلہ احسان سے دو گے تو تمہارا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں محبت اور دوستیاں اور پیار کا
ماحول قائم ہو اور ان کا مقصد دشمنیاں پیدا کرنا ہے۔ یہ ہم تمہیں بتاتے ہیں لازمًا تم جیتو گے اور دشمنیاں ہار جائیں گی۔ نتیجہ یہ
نکلے گا کہ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ اچانک تم کیا دیکھو گے کہ تمہارے اور ایک ایسا شخص جس
کے درمیان بظاہر شدید عداوت پائی جاتی ہے اچانک اس کا دل پھر جائے گا اور وہ بے حد محبت کرنے والے دوست میں تبدیل
ہو جائے گا۔ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ کا مطلب ہے فدائی دوست جو اپنی جان چھڑکنے کیلئے تیار ہو۔

تو مقصد تبلیغ کا دشمنیاں پیدا کرنا نہیں ہوتا۔ ہاں دشمنیاں راستے کے کانٹے ضرور بنتی ہیں اور آخری مقصد محبت کی جنت
تک ساری دنیا کو پہنچانا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس جنت تک ضرور پہنچو گے لیکن ایک شرط ہے۔ وہ شرط
کیا ہے؟ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (حٰمٓ السجدہ
آیت: ۳۶) اس راہ میں صبر کرنا پڑتا ہے اور صبر بھی اسی لئے کہ صبر کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف انسان جھکتا ہے۔
صبر ایسی کیفیت کا نام ہے۔ (ایک پہلو صبر کا یہ ہے) کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بے بس دیکھے کہ اپنی طرف سے کچھ نہ کر
سکے۔ وہ بے بسی جو غم پیدا کرتی ہے اس کا نام صبر ہے۔ ایسا دکھ جس سے چارہ کوئی نہیں۔ مومن اس وقت اپنے رب کی
طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور صبر کی طاقت سے اس کی دعاؤں کو رفعت ملتی ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو دعاؤں میں کوئی طاقت
نہیں۔ جو مثلاً گالیاں دے لے گا، جو دل کی بھڑاس وہاں نکال لے گا وہ کیا چیز ہوگی جو رات کو وہ خدا کے حضور سجدوں
میں نکالے گا۔ دن کے رکے ہوئے آنسو ہوتے ہیں جو رات کو آنکھوں سے برسا کرتے ہیں۔ پس صبر کے نتیجے میں ہی اللہ تعالیٰ
سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی دراصل اور رنگ میں وہی مضمون بیان فرمایا جو وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ

النَّاسِ میں بیان ہُوا ہے کہ اللہ تجھے بچائے گا۔

بڑا وسیع مضمون ہے۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ مَیں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ تمام انصار کو ہم مجلس عاملہ مرکزیہ جو ہر وقت یاد دلاتی رہتی ہے تو یونہی کوئی نئی بات نہیں بنی ہوئی۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ قرآن کریم نے اس کے خطرات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ اس کے عواقب سے بچنے کا بھی وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم ہمارے زیادہ قریب ہو۔ ہم تمہیں بچائیں گے۔ ایک نئی زندگی جو ہم سے تم پاؤ گے اس کا لطف ہی اور ہے۔ اس لئے انصار پر زور دیا جاتا ہے۔ مَیں توقع رکھتا ہوں کہ تمام انصار انشاء اللہ اس سال پہلے سے بھی بڑھ کر تبلیغ میں صرف کریں گے۔ اور آخری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دُعا یہ کریں گے :۔ اے خدا ہمیں موت نہ دینا جب تک کہ ہم تیرے حضور کامیاب مبلّغ نہ بن چکے ہوں۔ آمین ؕ

سعد اللہ پور ضلع گجرات میں صدرِ محترم کا وُرود

(ہمارے نامہ نگار کے قلم سے) ۔۔۔ تیرہ نومبر بروز جمعہ گجرات سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر سعد اللہ پور میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جماعت کی درخواست پر بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ جماعت سعد اللہ پور نے اپنی نئی مسجد تعمیر کی تھی اس کے افتتاح کے لئے محترم میاں صاحب تشریف لے گئے۔ اس گاؤں میں اس سے پہلے مسجد مشترکہ تھی۔ اب جماعت نے نئی مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا۔ اس ہوش رُبا مہنگائی کے زمانہ میں جماعت سعد اللہ پور نے ایسی عظیم الشان مسجد تعمیر کی کہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ جب جماعت کے دوستوں نے مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا تو غیر از جماعت احباب کہتے تھے کہ تم آجکل کے حالات کی وجہ سے چبوترہ بھی نہیں بنا سکتے۔ لیکن صاحب ایمان اور صاحب دل عزم رکھنے والوں کے سامنے کوئی چیز ناممکن نہیں سب سے پہلے ایک مخلص دوست نے دس ہزار روپے کی خطیر رقم پیش کر دی۔ پھر کیا تھا مستورات نے کانوں سے بالیاں اور زیورات اتار دیئے اور لگ بھگ دو اڑھائی لاکھ روپے کے خرچ سے ایک خوبصورت وسیع اور عالی شان مسجد تعمیر ہو گئی۔

صدر محترم کے وُرود کی وجہ سے لوگ گھروں سے نکل کر پختہ سڑک پر گلاب کے سُرخ پھولوں کے ہار لے کر دو رویہ کھڑے تھے۔ گاؤں میں مستورات چھتوں پر یہ ایمان پرور نظارہ دیکھ رہی تھیں۔   کے درخت کی یہ سرسبز شاخ جب گاؤں میں مقررہ جگہ پر بیٹھی تو فرطِ مسرت میں عقیدت کا اظہار یوں کیا گیا کہ آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔

اس موقعہ پر غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں مدعو تھے۔ خطبہ جمعہ میں حضرت میاں صاحب نے جماعت کو توجہ دلائی کہ اس مسجد کی آبادی تقویٰ، ذکر الٰہی اور نماز کی پابندی سے کرو۔ ہمارے لئے تو ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین کو ہی مسجد قرار دیا ہے۔ جمعہ کے بعد مجلس مذاکرہ میں صدر محترم نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس نماز مغرب تک جمی رہی۔ عشاء کے بعد دوسرا اجلاس ہُوا جس میں مرکزی نمائندہ نے مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کا درس دیا۔

تبلیغ کی اہمیت

(درس حدیث بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۱ء از غلام باری صاحب سیف)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں مختلف ابواب کے تحت یہ حدیث لائے ۔ ایک باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلّم الی الاسلام والنبوّۃ کے تحت اور دوسرے باب باب " فضل من اسلم علی یدیہ رجلٌ " کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا اسلام اور اپنی رسالت کی طرف دعوت دینا اور اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی اسلام لائے ۔

حدیث یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے خیبر کی طرف حضرت علی کو روانہ فرمایا۔ تو فرمایا جاؤ لیکن جب وادیٔ خیبر میں پہنچ جاؤ۔ اُدعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ تعالیٰ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بكَ رَجُلاً خیرٌ لكَ من حمر النعم ۔ کہ اے علی! سب سے پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور انہیں بتانا کہ اُن پر اللہ کے کیا حق ہیں ۔ بخدا اگر ایک آدمی بھی تیرے ذریعہ ہدایت پا جائے تو وہ تیرے لئے سُرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے ۔ اونٹ عربوں کی زندگی کا جزو لاینفک تھا۔ مقصد یہ کہ یہ تیری گرانقدر متاع ہے۔ اگر ایک آدمی بھی تیرے ذریعہ ہدایت پا جائے تو یہ تیرے لئے دُنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

خدا کے نبی خدا کے پیغامبر ہوتے ہیں۔ تبلیغ احکامِ الٰہی ان کا فریضہ ہوتا ہے۔ اور اپنے اس فرض کی ادائیگی میں وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ۔ دُنیا کا کوئی لالچ ، دُنیا کا کوئی ڈر ، کسی صاحبِ اقتدار کی دھمکی انہیں اس سے روک نہیں سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی ساری زندگی اس کی عملی تفسیر تھی۔ میں سب سے سخت دن طائف کا تھا کہ جب مکّہ والوں نے رحمتِ خداوندی سے مُنہ موڑا تو ابرِ رحمت طائف کی وادی کی طرف گیا۔ لیکن طائف کے مکینوں نے اس آسمانی نوشا کا استقبال جھولیوں میں پتھر بھر کر کیا۔ اور خدا کے پیغام پہنچانے والا لہو میں نہا گیا۔ خدا کے برگزیدہ رسول کو فریضہ تبلیغ کا اس قدر خیال تھا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ نے لاکھوں قدوسیوں سے یہ گواہی طلب کی کہ اَلا ھل بلّغتُ ۔ لوگو! کیا مَیں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ۔ تین بار آپ نے یہ فقرہ دُہرایا اور جب صحابہ نے عرض کیا ۔ اے ہمارے آقا! آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کہا ۔ اے آسمانی آقا گواہ رہیئے کہ مَیں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ اسی موقعہ پر آپ نے اُمّت کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔ لِیبلّغِ الشاھدُ الغائب ۔ کہ جو یہاں موجود ہیں وہ اُن تک جو

یہاں موجود نہیں. میرا پیغام پہنچا دیں۔اُمّت سے اِسی موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بلّغوا عنّی وَلو اٰیۃً ۔کہ میرا پیغام آگے پہنچاؤ خواہ اُس کا ایک ٹکڑا ہی پہنچاؤ۔پس تبلیغ احکامِ خداوندی اور تبلیغ ارشادِ رسولؐ اُمّت کا مقدس فریضہ ہے جس کی اس آخری اجتماع میں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم نے تاکید کی تھی کہ جب آپ نے فرمایا تھا لوگو شائد اس کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو! حضور کی خدمت میں جب کوئی وفد حاضر ہوتا۔ وہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتا تو اُسے حضور ارشاد فرماتے اِحفظُوہُ واَخبروہ مَنْ ورائکم۔ جو کچھ مَیں نے کہا ہے اسے ذہن نشین کر لو اور جاکر اُن کو بتلاؤ جو یہاں نہیں آسکے۔

تبلیغ کا ثواب

اللہ کے پیغام کو پہنچانا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔خدا کے پیغامبر ہادی ہوتے ہیں۔ وہ دُنیا کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب ہمارے آسمانی باپ کا کوئی بھولا بھٹکا فرزند اس کے دَر پر واپس ہوتا ہے تو اس کو اسی طرح خوشی ہوتی ہے۔جس طرح اس مسافر کو جو صحرا میں سفر کر رہا ہو۔ اس کا زادِ راہ اس کی اونٹنی پر ہو۔اور اونٹنی گم ہو جائے۔وہ ڈھونڈ کر تھک ہار کر ایک درخت کے سایہ میں لیٹ جائے کہ اب سفر جاری رکھنا تو ایک طرف جان بچنے کی اُمّید نہیں۔اسی ادھیڑ بُن میں اس کی آنکھ لگ جاتی ہے۔جب آنکھ کُھلتی ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے سرہانے کھڑی ہے وہ جلدی سے اس کی نکیل پکڑ لیتا ہے اور انتہائے شوق میں اس کی زبان سے یہ نکل جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِی وَ انا ربُّکَ ۔اے اللہ تو میرا بندہ اور مَیں تیرا رب۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلّم نے فرمایا :۔

من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لَا یُنْقَصُ من اجورھم شیئاً ۔

(ترمذی ابواب العلم باب من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر اجور من یتبعہٗ)

کہ جو ہدایت کی طرف کسی کو بلاتا ہے اُسے اس شخص کی مانند ثواب ہوگا جو ہدایت کو قبول کرتا ہے فرمایا اور کسی کا بھی ثواب کم نہ ہوگا۔ ہدایت قبول کرنے والے کا نہ ہدایت کی طرف بلانے والے کا۔

حضرت ابو امامۃ باہلی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اِنّ اللہ وملائکتہٗ واھل السمٰوٰت والارضین حتّٰی النملۃ فی حجرھا وحتّی الحوت لیصلّون علی معلّم الناس الخیر۔

(ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ)

کہ اللہ اور اُس کے فرشتے اور آسمان کے فرشتے اور زمینوں کی تمام مخلوق حتّٰی کہ بل میں چیونٹی اور پانی میں مچھلی یہ سب دُعا کرتے ہیں اُس کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

تبلیغ کرنے والا جنّتی ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

لن یشبعَ المومِنُ مِنْ خیرٍ یَسْمعُه حتّٰی یکون منتھاہ الجنّة ۔

(ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقه علی العباد ۔)

کہ مومن بھلائی سے کبھی سیر نہیں ہوتا اور اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ جنّت میں جاتا ہے۔ اگر لیسمعه باب افعال میں ہو تو معنے یہ ہوں گے بمومن بھلائی کی باتیں لوگوں تک پہنچاتا کبھی اکتاتا نہیں۔ تھکتا نہیں۔ اور اس کا یہ فعل اُسے خدا کی رضا یعنی جنّت کا وارث کر دیتا ہے۔ تبلیغ احکام الٰہی کوئی آسان اور معمولی بات نہیں۔ یہ انبیاء کا فریضہ ہے۔ یہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ یہ پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں پر چلنا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو) فرماتے ہیں :۔

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں ✤ ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

جسے خدا نے ہدایت دی ہو تحدیثِ نعمت کا تقاضا ہے کہ وہ دوسروں کی ہدایت کا سامان بہم پہنچائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دین ہے ہی خیر خواہی کا نام الدّین النصیحة۔ نیز فرمایا المومن یحبُّ لاخیه ما یحب لنفسه مومن اپنے لئے جو پسند کرتا ہے۔ اپنے بھائیوں کے لئے وہ وہی پسند کرتا ہے۔ پس اگر خدا کا آپ پر سب سے بڑا احسان یہی ہے کہ اُس نے آپ کو امام کو پہچاننے کی توفیق دی تو دوسروں کو یہ آبِ زلال کیوں مہیا نہیں کرتے۔ دنیا پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہے آپ کو جو اَمرت ملا ہے اُسے اُن کے منہ میں کیوں نہیں ٹپکاتے۔

ایک تمثیل

امام ترمذی ابواب الامثال یعنی تمثیل کے باب میں ایک حدیث لائے ہیں حضرت ابو ہریرةؓ اس کے راوی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مثلی و مثل اُمّتی کمثلِ رجل استوقد نارًا فجعلت الدّوابّ وَالفراش یَقعْنَ فیھا فانا اٰخِذٌ بحجَزکُم

وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْهَا۔

(ترمذی ابواب الامثال۔ باب ماجاء مثل ابن آدم و اجله امله)

کہ میری اور میری امت کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے کہ اس نے آگ جلائی تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے آکر اُس میں گرنے لگے۔ لوگو! میں تمہیں کمر سے پکڑ کر باہر کھینچتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گھسے جا رہے ہو۔

حضور تبلیغ احکامِ خداوندی کا کتنا خیال فرماتے تھے۔ اس کا اندازہ ایک واقعہ سے کیجئے۔ ابو رفاع تمیم بن اسد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور خطبہ یعنی تقریر فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مسافر ہوں۔ دین کے متعلق کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ حضور نے تقریر بند کر دی۔ میرے پاس تشریف لے آئے۔ آپ کے لئے میرے قریب کرسی رکھ دی۔ حضور اس پر تشریف فرما ہوئے۔ مجھے دین کے بارہ میں سمجھایا۔ پھر تقریر آپ نے اُسی تسلسل میں شروع کی۔

تبلیغ کی تمثیل

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی اہمیت کے لئے ایک اور تمثیل بیان فرمائی۔ جابر بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کشف کا ذکر فرمایا۔ حضور نے دیکھا کہ جبرائیل اور میکائیل آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ آپ کی اور آپ کی اُمّت کی مثال ایک بادشاہ کی ہے۔ اُس نے ایک زمین لی۔ اس میں مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک دسترخوان بچھایا۔ پھر اپنے ایک قاصد کو بھیجا۔ کہ جاؤ لوگوں کو کھانے کے لئے بلاؤ۔ بعض نے اُس قاصد کی آواز پر لبیک کہا اور دعوت قبول کی۔ بعض نے اس دعوت کو ردّ کر دیا۔ فرمایا بادشاہ میرا خدا ہے۔ زمین اسلام ہے اور گھر جنّت ہے۔ اور اے محمدؐ تو خدا کا ایلچی اور قاصد ہے۔ جو تیری دعوت پر لبیک کہتا ہے۔ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ وہ جنّت میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس کے پھل کھاتا ہے۔ (ترمذی ابواب الامثال باب ماجاء فی مثل اللہ عزّ وجل لعبادہ)

بھائیو! دسترخوان پھر بچھایا ہے۔ قاصد نے پھر درویشوں کو بلایا ہے۔ خدا نے جو نان دیئے تھے اس نے وہ تمہارے ہاتھوں میں دے دیئے ہیں۔ بلاؤ ان سب بھوکوں کو کہ بدقسمت ہے وہ جو اس کے لنگر سے دُور رہتا ہے۔

دورِ اوّل کے مبلغین

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مربّی اور معلم خیر تھے۔ لوگ اگر مدینہ سے دس دس میل کے فاصلہ پر اپنی زمینوں پر رہتے تب بھی باری باری وہ آتے اور حضورؐ کی مجلس سے فیضیاب ہوتے۔ کچھ ابوہریرہؓ کی طرح کے ایسے فدائی بھی

تھے کہ وہ فاقے کاٹتے لیکن اس مکتب سے غیر حاضر نہ ہوتے کہ مبادا کوئی درس چھوٹ جائے اور کچھ ایسے طالب علم بھی تھے جو دن کو جنگل میں جاکر لکڑیاں کاٹتے رات مسجد نبویؐ کے ہوسٹل میں قیام کرتے اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے۔ اُن کے لباس کا یہ حال تھا کہ بدن کے گرد چادر اس طرح لپیٹ لیتے کہ گردن کے دونوں طرف اُس کے سرے باندھ لیتے۔ یہ کبھی اُن کی پنڈلی تک ہوتی۔ کبھی ذرا نیچے تک وہ ان کو چھپا لیتی۔ کبھی ستر عورت کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں سے چادر کو اپنے سامنے کی طرف اکٹھی کر لیتے۔ (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء وماکان من عیش النبی صلے اللہ علیہ وسلم)۔

جب کبھی تعلیم اور تبلیغ دین کی ضرورت پڑتی تو ان کو اور دوسرے صحابہ کو حضور مختلف قبیلوں کی درخواست پر انہیں اُن کے ساتھ بھجواتے۔ بعض دفعہ ان میں سے بعض خوش نصیب راہ حق میں کام بھی آجاتے۔ حضرت انسؓ خادم رسول صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک بار بنو لحیان اور بنو عصیہ کے قبائل رعل اور ذکوان کے آدمی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کچھ مبلغ روانہ فرمائیے جو ہمیں دین کی تبلیغ کریں اور دین سکھائیں۔ حضورؐ نے ستر آدمی اُن کے ساتھ روانہ کئے۔ ان میں حضرت انسؓ کے ماموں حرامؓ بن ملحان بھی تھے۔ جب یہ لوگ اُس قبیلہ کی زمین میں پہنچے تو حرامؓ بن ملحان نے کہا تم یہیں ٹھہرو۔ میں آگے جاتا ہوں اور انہیں خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ چنانچہ حرامؓ آگے گئے۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دینے لگے۔ سننے والوں نے ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ اس نے حرامؓ کی پشت کی طرف سے ہو کر نیزہ اس طرح اُن کی کمر میں مارا کہ وہ پیٹ کے پار ہو گیا۔ ساتھ ہی خون کا فوارہ چھوٹا۔ حرامؓ نے اپنے خون کا اوک بھرا اور اپنے منہ پر گلکاری کر لی اور کہا فزتُ و ربِّ الکعبہ۔ کعبہ کے ربّ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ مجھے مقصودِ زیست مل گیا۔ اس کے بعد ظالموں نے باقی اڑسٹھ کو بھی شہید کر دیا۔ صرف ایک معذور شخص بچ گیا جو پاؤں سے لنگڑا تھا۔ اور پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ ظالموں نے اس کو جھوٹے وعدے دے کر رسیوں میں جکڑ دیا اور اسے بھی شہید کر دیا۔ فاخبر جبرائیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انّھم قد لقوا ربّھم فرضی عنھم وارضاھم۔ (بخاری کتاب الجہاد باب من ینکب اویطعن فی سبیل اللہ۔)

کہ یہ مبلغین خدا کے سامنے اس حالت میں پیش ہوئے کہ ان کا خدا ان سے راضی تھا اور وہ خدا سے راضی تھے گویا وہ مصداق بنے اس آیت کے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امّی نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے جن میں یہ فقرہ مشترک تھا۔ اَسْلِمْ تَسْلَمْ تو اسلام میں داخل ہو جا تو بچ جائے گا۔ امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے کیف یُعرض الاسلام علی الصبیّ کہ بچے کے سامنے اسلام کیسے پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے تحت امام صاحب ابن صیاد سے حضورؐ کی گفتگو درج کرتے ہیں۔ جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تھا

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔

اندازِ تبلیغ

تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک آپ لوگوں کے سچے ہمدرد نہ بنیں۔ اُن کے درد میں آپ گداز نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے لعلك باخع نفسك الا یکونوا مومنین۔ جو گالیاں سننے کی طاقت نہیں رکھتا وہ تبلیغ نہیں کرسکتا۔ مسکرا مسکرا کر مخالف اور مقابل کی پھبتیاں اور تمسخر سنو اور اسے نصیحت کرو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو انہیں نصیحت کی جس کا ایک فقرہ یہ تھا۔ بعثتم مبشرین لا المعسرین کہ تم دنیا میں کشائش پیدا کرنے کے لئے آئے ہو۔ تنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں۔ معاویہ بن حکم سُلمی روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز میں کسی نے چھینک ماری تو میں نے کہا یرحمك اللہ جب انہوں نے نماز میں یہ کہا تو لوگ ترچھی نظروں سے اسے گھورنے لگے۔ حدیث کے الفاظ ہیں فرمانی القوم بابصارھم جب میں نے یہ محسوس کیا تو تو کہا تمہاری ماں تمہیں بَین کرے تمہیں کیا ہوا۔ مجھے دیکھنے لگ گئے ہو۔ اس پر صحابہ نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارے۔ گویا کہ وہ مجھے چُپ کرانا چاہتے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن حکم سُلمی کو بلایا۔ یہ کہتے ہیں نہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ بُرا بھلا کہا۔ بلکہ فرمایا دیکھو نماز میں دُنیا کی باتوں میں سے کوئی بات مناسب نہیں۔ یہ تو تسبیح تکبیر اور قرآن کی قرأت کے لئے ہے۔ اس بعد انہوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسائل دریافت کئے۔ یہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر معلّم خیر کوئی نہیں دیکھا۔ یہاں میں یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ معاویہ کو یہ علم نہ تھا کہ اب نماز میں کلام کرنا منع ہوگیا۔ آیت قوموا للہ قانتین نازل ہوچکی ہے۔ پس تبلیغ ڈنڈے سے نہیں میٹھی زبان اور شُستہ گفتگو سے مؤثر ہوتی ہے۔ ؎

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ملفوظات میں کئی جگہ یہ فقرہ نقل کیا ہے۔

"ایہو ہیکا کیمیا جے کوئی جان بول"

آخر میں میں حضرت اقدس کی تبلیغ کے لئے ایک نصیحت کو بیان کرکے اپنی گذارشات کو ختم کرتا ہوں۔ حضور اپنی کتاب نسیم دعوت میں فرماتے ہیں:-

"میں کہتا ہوں کہ اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا...... اگر تم رُوح القدس کی تائید سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوشوں اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے..... تمسخر سے

بات نہ کرو۔ اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہیئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے۔ حکمت کی باتیں دلوں کو فتح کرتی ہیں۔ لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہو ...... پس اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں تو نفس کے جوشوں سے دور رہو اور کھیل بازی کے طور پر بحثیں مت کرو۔ اگر تم پاک علم کے وارث بننا چاہتے ہو تو نفسانی جوش سے کوئی بات منہ سے مت نکالو۔ کہ ایسی بات حکمت اور معرفت سے خالی ہوگی .... فرمایا! دل کی راستی سے سچا اور پُرحکمت جواب دو تا تم آسمانی اسرار کے وارث ٹھہرو"

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ۔

مجالس انصاراللہ سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

(مرسلہ: قیادت عمومی مرکزیہ)

۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر میاں محمد شفیع صاحب کی کوٹھی پر ایک کامیاب مجلس مذاکرہ انصاراللہ سیالکوٹ شہر کے زیرِ اہتمام منعقد ہوئی۔ اسی مجلس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر انصاراللہ مرکزیہ نے بھی از راہِ کرم تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ ایک ہزار کے قریب اصحاب اس میں شامل ہوئے۔ جن میں وکلاء تجار۔ صنعت کار۔ زمیندار۔ کالجوں کے طلباء اور دیگر تعلیم یافتہ افراد شامل تھے۔ مہمانوں کے تحریری سوالات کے جواب صدر محترم نے نہایت مدلّل اور مؤثر انداز میں دیئے۔ آپ ہر سوال خود پڑھ کر سناتے اگر اس میں کوئی کمی ہوتی تو اسے خود پورا کر کے پھر نہایت مدلّل اور دلچسپ رنگ میں اس کا جواب دیتے۔ حاضرین مجلس جوابات سے بہت متأثر ہوئے۔ الحمد للہ کہ یہ مجلس بہت مفید اور کامیاب رہی۔

مجلس مذاکرہ سے قبل صدر محترم نے جامع مسجد کبوتراں والی میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ جس میں ملحقہ دیہات کے بہت سے احباب بھی شامل ہوئے۔ نماز جمعہ کے بعد صدر محترم نے پہلے تحصیل سیالکوٹ کے زعماء انصاراللہ سے خطاب فرمایا۔ پھر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے اراکین سے ملاقات فرمائی اور انہیں نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔

فریاد!

ربّ عزّوجل کے بارگاہ میں

برائے اجتماع انصار اللہ ربوہ ۱۹۸۱ء

ثاقب زیروی

اَلَم گزیدہ ہیں دامانِ دِل دریدہ ہیں
تیرے حضور میں آئے ہیں غم رسیدہ ہیں

دلوں کی بات زبانوں پہ آ نہیں سکتی
مثالِ موجِ ہَوا رنگِ رُخ پریدہ ہیں

عجیب رنگِ بہاراں ہے۔ میرے دل کی طرح
چمن کے پھول بھی افسردہ خون چکیدہ ہیں

متاعِ کوچہ و بازار۔ دیں ہے جن کے لئے
جہاں میں آج وہی لوگ برگزیدہ ہیں

نہ کوئی خوف دلوں میں۔ نہ احترام تیرا
ہیں بے لگام زبانیں۔ دہن دریدہ ہیں

تیرے کلام کی خدمت بھی ناروا ٹھہری
مزاجِ اہلِ زمانہ سے آبدیدہ ہیں

نگاہِ لُطف بکن۔ حالِ ما بپرس ز ما
کہیں تو کیسے کہیں ہم زباں بریدہ ہیں

جو ربطِ خاص ہے تجھ سے کسی کو کیا معلوم
عدو سمجھتا ہے ہم۔ آہِ نارسیدہ ہیں

تو اپنے لُطف وکرم سے نواز دے آقا
جہاں کے لطف وکرم سے بہت کبیدہ ہیں

فلک کے کاہکشاں تیرے حُسن کا پَرتو
یہ حرف و صوت یہاں سب ترا قصیدہ ہیں

جُھکا سکی نہ ہمیں کوئی جبر کی آندھی
تیرا کرم ہے۔ کہ اب تک بھی سر کشیدہ ہیں

زمانہ کچھ بھی کہے ہم انہی کے ہیں ثاقب
خُدا کے بعد جو ہر شے سے برگزیدہ ہیں

حضرت فضل عمر کی ایک غیر مطبوعہ تحریر

اور

اُس کا عکس

مکرم و محترم میاں عبدالرحیم صاحب احمد علی گڑھ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جنوری ۱۹۳۸ء میں وہ قادیان آئے اور انہوں نے حضور کی خدمت میں نوٹ بک پیش کر کے درخواست کی کہ حضور از راہِ شفقت اس پر اپنے قلم مبارک سے نصیحت تحریر فرمائیں۔ حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل نصائح تحریر فرمائیں جو ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔ (ادارہ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سب سے مقدم ایمان باللہ و ایمان بالرسل و ایمان بالبعث ہے کہ یہ تینوں انسان کے لئے ماضی حال اور مستقبل کے کفیل اور راہنما ہیں بعد کی دونوں چیزیں اوّل کی تابع اور مخلوق ہیں لیکن انسانی عقل کی راہنمائی اور اس پر نیک اثر ڈالنے میں نہایت گہرا نفوذ رکھتی ہیں۔

۲۔ ایمان کی مضبوطی محبت سے ہوتی ہے۔ جس نے ایمان کو محبت پر قائم کیا۔ اس نے حسن ظنی اور اُمید کو پا لیا اور جس نے حسن ظنی کو پا لیا اس نے اپنے خیالات کی پاکیزگی کا گویا بیمہ کرا لیا اور جس نے اُمید کو پا لیا اس نے گویا دون ہمتی اور اخلاقِ رذیلہ سے نجات حاصل کر لی اور اپنی ترقی کے لئے ایک شاہ راہ تیار کر لیا۔

۳۔ سچائی، حلم اور استقلال عملی زندگی کے اعلیٰ جوہر ہیں جب یہ جوہر انسان کو حاصل ہو جائیں۔ اس کے اعمال کی درستی میں کوئی شک نہیں رہتا۔

۴۔ تعاون، اطاعت اور ایثار قومی زندگی کی تعمیر کے سامان ہیں جس نے ان کو حاصل کر لیا اس نے اپنے لئے قومی زندگی اور اجتماعی حیات کا سرمایہ جمع کر لیا وہ نہ صرف اپنے وجود کے لئے مبارک ہوا بلکہ اس نے بعثتِ انبیاء کی غرض

کو بھی پورا کیا اور اس سے زیادہ مبارک کون ہے جس نے خدا تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ اپنا ارادہ ملا دیا اور نئی زمین و آسمان کے بنانے میں ہاتھ بٹایا۔

۵۔ اقتصاد اور اس کے ساتھ ضرورت کے موقع پر خرچ سے دریغ نہ کرنا انسان کی اقتصادی زندگی کے لئے ضروری عمود ہیں۔ اقتصادی زندگی کی چھت ان دو اقدار پر کھڑی ہے جس نے ایک کو چھوڑا اور دوسرے کو لیا وہ ایسا ہی ہے جس نے دونوں کو چھوڑا۔

۶۔ اور سچ تو یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ہی ملتا ہے انسان ارادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس ارادہ کو توڑ دیتا ہے۔ پس انسان کرے تو بھی ڈرتے اور نہ کرے تو بھی ڈرے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے کہ وہی سب سامان پیدا کرنے والا ہے اور سب ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدل دینے والا ہے۔

والسلام۔ خاکسار

مرزا محمود احمد ۳/۱/۴۸

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

سب کے سب عقائد ایمان باللہ و ایمان بالرسل و ایمان بالبعث ہیں کہ یہ ستون انسان کے باطن کا حال اور مستقبل کے کفیل اور واسطہ ہیں دونوں جز ہیں اور ان کا تابع ہے مخلوق ہیں لیکن انسان کی عقل کی رہنمائی اور اس پر نیک اثر ڈالنے میں نہایت گہرا نفوذ رکھتی ہیں

۲۔ ایمان کا مضبوط کیسے ہوتا ہے جنہیں ایمان کو سب پر قائم کیا اپنے حسن ظن اور امید کو پالیا اور جنہوں نے حسن ظن کو پا لیا انہوں نے اپنے خیالات کا ایک ... کو پایہ تکمیل کر لیا اور جنہوں نے امید کو پالیا انہوں نے گویا دنیا میں اور آخرت روز میں نجات کا حل کر لیا اور اپنی ترقی کا ایک شاہراہ بنا رکھا۔

۳۔ سچائی۔ حلم۔ اور استقلال عملی زندگی کا عملی جوہر ہیں جب یہ جوہر انسان کو حاصل ہو جائیں اس کے اعمال کا درستی میں کوئی شک نہیں رہتا۔

۴۔ تعاون، اطاعت اور ایثار قومی
زندگی کا ثمرہ ہیں جنہیں انکو
حاصل کر لیا وہ اپنی قومی زندگی
اور اجتماعی حیات کا سرمایہ جمع کر لیتا
ہے نہ صرف اپنے وجود کو بیدار
کرتا بلکہ اسنے بعثت انبیاء کی غرض کو
عملی پورا کیا اور اسکا نیک زیادہ دنیا کو
دکھا دیا جنہیں خدا تعالیٰ کا ارادہ ساتھ
دیا ارادہ بلند کیا اور ہمارے زمین اور
آسمان کو ملانے میں کچھ کمی نہ کیا۔

۵۔ اقتصاد اور اسکے ساتھ صرف
کو منظم طریقے سے درست کرنا انسان
کا اقتصادی زندگی کو صرف بھی محدود نہیں
اقتصادی زندگی کا جو اندر اعتماد
پیدا کرتی ہے جسے ایک کو چھوڑا اور

ادا کر لیا وہ ترقی کی راہ ہے جسے دو لوگوں
کو چھوڑا۔

۶۔ اور سچ تو یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا
پیدا ہوتا ہے انسان ارادہ کر سکتا ہے
اور اللہ تعالیٰ اسکا ارادہ کو توڑ
دیتا ہے جب انسان کرے تو بھی ڈرے
اور نہ کرے تو بھی ڈرے اسے
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی
کرتا رہے کہ وہی سب سامان
پیدا کرنے والا اور سب کاموں کا نتیجہ
نکالنے والا اور بدلنے والا
والسلام خاکسار
مرزا ناصر احمد

3 1/38

ہمدردی خلائق کے منصوبے

(از مکرم محمد اسماعیل صاحب تنیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

زمانہ حال کے روحانی مجاہدین کے سالارِ کارواں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا تاریخی دَورہ فرمایا اور افریقن عوام کے حالات کا مشاہدہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے تحت وہاں ہی اعلان فرمایا کہ ہم اپنے بلالی بھائیوں کی خدمت کے لئے ان کی دو بنیادی ضرورتوں کو پورا کریں گے۔ ان کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے پرائمری سکولوں کے علاوہ اب سکینڈری سکول بھی کھولیں گے۔ اور روحانی علاج کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے ہسپتالوں کا قیام بھی عمل میں لائیں گے۔ ہمارے پیارے امام و سالارِ کارواں نے دَورہ سے واپسی پر فرمایا:۔

"افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ہمیں بڑی دُعائیں کرنی چاہییں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔" (تحریک جدید جنوری ۱۹۷۲ء)

نیز افریقہ جانے والے واقفین کو حضور نے ہدایات سے بھی یوں نوازا:۔

"جو دوست وہاں جائیں وہ یاد رکھیں کہ وہ دُنیا کمانے کے لئے وہاں نہیں جا رہے ہیں (اگرچہ دُنیا تو ان کو پھر بھی مل جاتی ہے) اُن کی نیّت یہ ہونی چاہیئے کہ وہ دُنیا کمانے کے لئے نہیں جا رہے ہیں۔ بلکہ اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے جا رہے ہیں ان لوگوں سے پیار کریں۔ ان سے ہمدردی رکھیں۔ ایک اچھے اور نیک ڈاکٹر کی تو باتیں ہی آدھی مرض کو دُور کر دیتی ہیں۔ پھر حضرت (اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے مطابق اُن کے لئے بہت دعائیں کریں۔ یہ ڈاکٹر کو احساس ہونا چاہیئے کہ وہ کس غرض کے لئے وہاں گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ میں شفا بخشے گا۔ اس وقت جو ڈاکٹر وہاں گئے ہیں مَیں عام طور پر اُن کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء۔ الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

عمل درآمد

۱۹۷۰ء سے ان دونوں رفاہی منصوبوں کے قیام کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور اپنے پیار کے بے شمار جلوے دکھائے جن کے نتیجہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے احمدیہ ہسپتالوں میں اب تک پچیس لاکھ سے زائد مریض استفادہ کر چکے ہیں۔ گویا اوسطاً ڈھائی لاکھ مریض ہر سال اپنی جسمانی بیماریوں کے لئے ہسپتالوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اُنتالیس ہزار نو سو اٹھائیس مریضوں کے اپریشن بھی ان ہسپتالوں میں ہو چکے ہیں تفصیلی کوائف بھی دلچسپ ہیں جو آپ کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہیں :-

نام ملک	نام جگہ جہاں احمدیہ ہسپتال قائم ہے	موجودہ ڈاکٹر کا نام	کل مریضوں کی تعداد	مفت مریضوں کی تعداد	اپریشن
غانا	اسکورے ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب	۳,۸۳,۹۶۸	۲۶,۵۶۰	۱۲,۹۰۸
	سویڈرو ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر طارق احمد صاحب	۲,۵۵,۳۰۳	۲۴,۴۰۷	۲,۷۲۸
	ٹیچی مان ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب	۳,۲۱,۹۸۳	۱۹,۱۸۳	۵,۸۲۰
	کوکوفو ۱۹۷۰ء	ڈاکٹر شفیق قیصر صاحب	۳,۵۴,۹۲۴	۲۶,۰۸۹	۵,۸۴۴
نائیجیریا	اجیبواوڈے ۱۹۷۵ء	ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب	۲,۷۰,۳۶۵	۲۰,۵۰۸	۴,۴۴۲
	بکورو ۱۹۷۲ء	ڈاکٹر عبدالرؤف غنی صاحب	۲,۹۰,۹۰۱	۳۰,۶۱۹	۲۸۲
	اباوان ۱۹۷۵ء	ڈاکٹر منور احمد صاحب	۲,۱۵,۵۴۰	۱۱,۲۹۰	۱,۸۰۴
	اموسان ۱۹۸۰ء	ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب	۱۴,۹۴۸	۲,۱۱۱	۲,۰۹۱
سیرالیون	بواجے بو ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر شریف کوکب صاحب	۵۸,۷۱۰	۶,۳۲۹	۷۱۴
	روکوپر ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر عبدالباری صاحب	۱,۱۸,۷۲۳	۱۰,۹۵۶	۷۱۶
	سنگبی ۱۹۷۲ء	ڈاکٹر ساجد احمد صاحب	۱۴,۷۷۵	۴,۹۷۶	۵۲۲
	جورو ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	۹,۷۷۹	۴۵۴	۵۰۱
گیمبیا	بانجل (ٹی۔بی) ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر لئیق انصاری صاحب	۴۸,۷۳۳	۳,۶۰۰	۳۲۳
	بانجل (ڈینٹل) ۱۹۷۱ء	ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب	۲۶,۷۹۸	۲,۵۵۱	۳۴۰
	انجوارہ ۱۹۷۲ء	ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب	۲۴,۶۱۳	۳,۱۲۲	۸۴۳
	لیصے ۱۹۷۴ء	ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب	۴۹,۶۴۴	۳,۶۶۰	۵۰
	چرچل ٹاؤن ۱۹۸۱ء	ڈاکٹر عمرالدین صاحب	۳۱۶	۶۸	-
		کل میزان	۲۵,۱۳,۳۴۳	۱,۹۷,۴۸۳	۳۹,۹۲۸

حقیقت کا اعتراف!

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت ہسپتال کھولنے کا واحد مقصد ہمدردیٔ خلائق کے لئے کا عملی نمونہ پیش کرنا تھا جس سے نہ صرف عوام استفادہ کر رہے ہیں بلکہ خواص بھی اس کا اعتراف فرما رہے ہیں۔ مثلاً :۔

• ـــ نائیجیریا کے شمالی علاقہ کے ہیلتھ کمشنر نے بکورو میں احمدیہ ہسپتال کے افتتاح پر بیان دیا۔

" ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنون احسان ہیں کہ اس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بنی نوع انسان اس سے مستفید ہوں۔"

(الفضل ۵ رمئی ۱۹۷۲ء)

• ـــ سیرالیون کے وزیر صحت آنریبل سی پی خورے نے بواجے بو میں احمدیہ ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا:۔

" وزیر صحت کی حیثیت سے یہ امر میرے لئے از حد خوشی کا موجب ہے اور میں اس پر ممنونیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات کے دائرہ کو صحت اور طب سے متعلق قومی پروگرام کے خاطر خواہ نفاذ تک ممتد کر دیا ہے۔ یہ ایک اور بیّن ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ جماعت دوسروں کے لئے خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ میری وزارت (یعنی وزارتِ صحت) نے آپ لوگوں کی مساعی کی ہر ممکن رنگ میں تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔" (ڈیلی میل ۶ رجولائی ۱۹۷۱ء)

اہمیّت اور افادیّت

اس پروگرام کی اہمیّت اور افادیت کو جرمنی کے عیسائیوں نے بھی یوں محسوس کیا :۔

• ـــ " کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنا وسیع و عریض امدادی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام احمدیہ موومنٹ کے ذریعہ جاری ہوا ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر ربوہ پاکستان ہے۔ یہ پروگرام جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے گذشتہ سال اپریل اور مئی میں مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ گیمبیا اور سیرالیون کے دورہ کے دوران معرض وجود میں آیا ہے۔ اس تحریک کا مقصد تبلیغ کرنا نہیں بلکہ مغربی افریقہ کے عوام کو ترقی کی دوڑ میں ممد اور معاون ہونا ہے۔"

(بلیٹن پروٹسٹنٹ پریس سروس برائے کلیسا جرمنی)

نتائج

ہمدردیٔ خلائق کے لئے قائم ہونے والے ہسپتالوں کے شاندار نتائج کو تو ایک عیسائی پادری نے آج سے بیس سال قبل بھانپ لیا تھا اور یوں پکار اُٹھا تھا۔

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ مگر میرے نزدیک یہ نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے۔ مسلمان بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصّہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے جسے مغربی افریقہ میں انقلاب لانے کے پیشرو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(ورلڈ کریسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

ذمہ داریاں

ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف ہمارے محبوب امام قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوں توجہ دلائی ہے کہ:۔

"جس چیز کی مجھے فکر ہے اور تمہیں بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض قربانی دے دینا کافی نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرلے۔ سعی مشکور ہونی چاہیئے۔ خالی قربانی پیش کر دینا تو کسی کام کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی بعید نہیں آپ الحمد للہ بہت پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لئے قربانی دینے کی توفیق عطا کی ہے۔ اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔"

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء)

اظہارِ تعزیت و دُعا

"ہم جملہ ممبران عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد کی اہلیہ محترمہ کی اچانک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ"

حضرت مولانا سیّد محمّد سرور شاہ صاحبؓ

(یہ مقالہ مولانا چراغ دین صاحب مربّی سلسلہ احمدیہ نے اجتماع منعقدہ ۱۹۸۰ء میں پڑھا۔)

وہی مے اُن کو ساقی نے پلادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"مَیں اس بات کے اظہار اور اُس شکر کے ادا کرنے کے بغیر نہیں رَہ سکتا۔ کہ خدا کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبّت اور اخلاص کے رنگ میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ مَیں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔" (فتح اسلام)

ان صدق سے بھری ہوئی رُوحوں میں سے ایک استاذی المکرم حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب بھی تھے۔ جن کی مختصر سوانح عمری مجھے اس مختصر وقت میں سنانی ہے۔

(۱)۔ حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب حضرت سیّد محمد حسن شاہ صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ حضرت سیّد عبدالقادر صاحبؒ جیلانی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ جامع مسجد ایبٹ آباد کے خطیب تھے اور اسی جامع مسجد کے مدرسہ میں معلّم تھے۔ اور پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار آپ کو تنخواہ ملا کرتی تھی۔ ان ایّام میں آپ نے یکے بعد دیگرے پانچ رویاء دیکھے۔ جس کی وجہ سے آپ احمدیّت کی طرف راغب ہو گئے۔ اور احمدیّت کی صداقت آپ کے دل میں گھر کر گئی۔ اپنے ایبٹ آباد کے ایک احمدی دوست بابو غلام محی الدین صاحب سے یہ اظہار کیا کہ مَیں بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ سردست آپ بیعت نہ کریں۔ اس علاقہ کے لوگ احمدیّت سے ناآشنا ہیں۔ اگر آپ نے بیعت کر لی تو یہ لوگ آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں گے اور آپ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ مگر حضرت مولانا صاحب نے اس تجویز سے اتفاق نہ کیا۔ آخر آپ نے مناسب سمجھا کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے مشورہ لے کر اس پر عمل کیا۔ چنانچہ آپ نے خط لکھا کہ :

"یہ امر یقینی ہے کہ میرے اعلان احمدیّت پر لوگ مخالف ہو جائیں گے۔ اور اس ملازمت سے مجھے برخواست کر دیں گے۔ لیکن برخواستگی مجھے پسند نہیں۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ پہلے ملازمت سے استعفیٰ دے دُوں اور پھر اعلان کروں۔ احمدی احباب مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ دو تین ماہ بعد بیعت کروں۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا ہے۔ اور مَیں بیعت کر لوں"۔

حضرت مولوی عبدالکریمؓ کی قلم سے آپ کو حضرتؑ کا جواب ملا کہ!

"احمدی احباب کا مشورہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اپنے نفس کا حق اپنے اوپر دوسروں سے زیادہ ہے پس آپ فوراً بیعت کا اعلان کر دیں۔ اور استعفیٰ کے متعلق خیال صحیح نہیں۔ شریعت کا حکم ہے اَلاِقَامَۃُ فِیمَا اَقَامَ اللّٰہ اور اگر کوئی اس کے خلاف اللہ کے دیئے ہوئے گذارہ کو خود چھوڑتا ہے، تو اللہ فرماتا ہے کہ جو مَیں نے دیا تھا وہ تم نے چھوڑ دیا۔ اس لئے اَب تم خود اپنے لئے کچھ کرو۔ لیکن اگر خدا کی خاطر لوگ چھڑا دیتے ہیں۔ تو پھر وہ خود کفیل ہوتا ہے"۔

مسجد میں ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد یہ خط آپ کو دیا گیا۔ آپ نے اُسے پڑھا۔ اور اسی وقت کھڑے ہو کر اعلان کر دیا۔ کہ قادیان سے میری بیعت کی قبولیت کا خط آگیا ہے۔ اور آج سے مَیں احمدی ہو گیا ہوں۔ آپ کے اس اعلان سے سارے شہر میں مخالفت کا ایک شور پڑ گیا۔ جس انجمن کے آپ ملازم تھے۔ انہوں نے آپ کو برخواست کر دیا۔ اور آپ نے قادیاںؑ جانے کا ارادہ کر لیا اسی دوران میں پشاور سے پادری ضیاء الدین کا خط آپ کے نام آیا۔ کہ صوبہ سرحد کے عیسائی مشنوں کے افسر اعلیٰ پادری ڈے صاحب کو ایک ماہر عربی دان کی ضرورت تھی۔ آپ کے ساتھ ایبٹ آباد سے دوستانہ مراسم تھے۔ مَیں نے آپ کی سفارش کی۔ اور انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ اس لئے آپ جلد از جلد پشاور پہنچ کر اپنی پوسٹ سنبھال لیں۔ چنانچہ آپ پشاور تشریف لے گئے۔ اور ایک سو اَسی ۱۸۰ روپیہ ماہوار پر ایڈورڈ کالج میں بحیثیت پروفیسر آپ کی تقرری عمل میں آگئی۔

سبحان اللہ خدا کی خاطر پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار کی ملازمت سے برخواست کیا گیا۔ اور فوری طور پر -/۱۸۰ روپیہ ماہوار کی ملازمت مل گئی۔ سچ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے (وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہ یرزقہ من حیث لا یحتسب) اڑھائی سال آپ نے ملازمت کی اور پھر ۱۹۰۱ء میں مامور زمانہ کے ارشاد کی تعمیل میں ہجرت کر کے قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

(۲) مباحثہ مدّ

تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے موضع مد کے ایک دوست میاں محمد یوسف صاحب کے بیعت کرنے پر شدید مخالفت شروع ہوئی۔ حضرت میاں صاحب نے حضرت اقدس کو بذریعہ خط ان حالات کی اطلاع کر دی۔ حضور نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے موضع مد روانہ کر دیا۔ یہ دونوں احباب وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ اور ۲۹۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ کامیاب مباحثہ کیا۔ اس مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جھوٹ سے کام لیا اور سخت اشتعال پیدا کیا۔ ۲ر نومبر ۱۹۰۲ء

کو یہ ہر دو احباب کرام حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے اور مباحثہ کی تمام روئیداد سنائی۔ جس پر نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک قصیدہ شائع فرمایا۔ اور اس کا نام اعجاز احمدی رکھا۔

اس قصیدے میں حضرت اقدس حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب (اور حضرت میاں محمد یوسف صاحب) کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

فکان ثناء اللہ مقبول قومہٖ - ومنا تصدیٰ للتخاصم سرورٗ

اور ثناء اللہ اپنی قوم کی طرف سے مقبول تھا۔ اور ہماری طرف سے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پیش ہوئے۔

کَاَنَّ مقام البحث کاَجمۃ - بہ الذئب یعوی والغضنفرُ یزءرٗ

گویا کہ مقام بحث ایک ایسے جنگل کی طرح ہے۔ جس میں ایک طرف بھیڑیا چیختا تھا اور ایک طرف شیر غرا رہا تھا۔

اس شعر میں حضرت اقدس نے حضرت مولوی صاحب کو شیر کا خطاب دیا۔

الغرض اس دنگل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بطل احمدیت حضرت مولوی صاحب کو فتح عظیم عطا کی۔

(۳)۔ آپ کی خدمات

(۱)۔ آپ مدرسہ احمدیہ کے سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ ماسٹر رہے۔ اور پھر اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔

(۲)۔ آپ قرآن کریم کے بہترین مفسر تھے۔ اور آپ کی تفسیر حضرت اقدس کی زندگی میں رسالہ تعلیم الاسلام میں قسطوار شائع ہوتی رہی۔

(۳)۔ آپ آخری دم تک سلسلہ احمدیہ کے مفتی رہے۔ آپ سیدنا حضرت مصلح الموعود کے استاد بھی رہے۔

(۴)۔ آپ حضرت المصلح الموعود کی بیماری میں اور قادیان سے باہر جانے کی صورت میں امام، خطیب اور مقامی امیر رہے۔

(۴) میرے تاثرات

(۱)۔ آپ آخری سانس تک نماز باجماعت کے پابند رہے۔ سردی اور گرمی کا آپ کے لئے کوئی سوال نہ تھا۔ پانچوں وقت مسجد مبارک میں نماز کے لئے آتے اور پہلی صف میں امام کے عین پیچھے بیٹھتے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر اگر حضرت المصلح الموعود شاہ نشین پر بیٹھتے اور مجلس عرفان منعقد ہوتی۔ تو رومال ہلا ہلا کر حضرت صاحب کے منہ سے مکھیاں ہٹاتے رہتے۔

ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں خطبہ دے رہے تھے۔ کہ آپ نے جلالی رنگ میں بلند آواز سے فرمایا۔ کہ

" سُنو اور غور سے سُنو۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے حضور کی غلامی میں جو علم دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نماز باجماعت فرض ہے۔ بغیر عذر کے اکیلے کی نماز نہیں ہوتی۔"

(۲)۔ آپ کا حافظہ غضب کا تھا۔ اس بڑھاپے میں آپ کو اپنے بچپن کی باتیں یاد تھیں۔ مجھے ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۰ء تک آپ کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل رہا۔ آپ اپنے شاگردوں سے بڑی شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور انہیں یہ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو سبق کل استاد سے پڑھنا ہو اس کا مطالعہ کر کے آیا کرو۔

(۳)۔ ایک دفعہ مَیں قادیان میں الحکم سٹریٹ سے گذر رہا تھا۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ فرمایا میاں آج کل کیا کیا کرتے ہو۔ مَیں نے کہا کہ حضور مَیں الیف اے کی تیاری کر رہا ہوں۔ فرمانے لگے۔ انگریزی کا امتحان نہیں دینا۔ پھر تم الیف اے۔ بی اے اور ایم کا امتحان دوگے۔ اور تمہارا دماغ خراب ہو جائے گا۔ اور یہ وسوسے تمہارے دل میں پیدا ہوں گے۔ کہ انجمن کی طرف سے گذارہ کم ملتا ہے۔ مَیں سرکاری ملازمت کیوں نہ اختیار کر لوں۔ مَیں نے کہا بہت اچھا حضور۔ اور مَیں نے ارادہ ترک کر دیا۔

آپ کا وصال

جون ۱۹۴۷ء کے پرآشوب زمانے میں ہمارے اس بزرگ استاد نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اشکبار آنکھوں سے بہشتی مقبرہ میں آپ کو دفن کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پر قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے فرمایا کہ:۔

" اس زمانہ میں ہماری جماعت میں کوئی اچھے پایہ کا فلسفی اور منطقی دماغ رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ہدایت دے دی۔ اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد آپ پشاور میں پروفیسر مقرر ہوئے لیکن کچھ عرصہ کے بعد قادیان کی محبت نے غلبہ کیا۔ اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اور دستی بیعت کی حضرت نے مولوی صاحب سے فرمایا۔ آپ یہیں رہ جائیں۔ چنانچہ آپ یہیں رہنے لگ گئے۔ بعض لوگوں نے زور دیا۔ کہ مولوی صاحب کالج میں پروفیسر ہیں اور اچھی جگہ کام کر رہے ہیں۔ اُن کی ملازمت سے سلسلہ کو فائدہ ہو گا۔ اور ان کے ذریعہ تبلیغ ہوگی۔ چنانچہ حضرت نے آپ کو واپس جانے کی اجازت دی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب حضرت (اقدس بانی سلسلہ احمدیہ) سے اجازت لے کر واپس آ گئے۔ اور قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ حضرت (اقدس بانی سلسلہ احمدیہ) کے زمانہ میں آپ کا مد کا مباحثہ مشہور ہے۔ اس زمانہ میں مولوی صاحب مدرسہ احمدیہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ اپنے کالج کی پروفیسری چھوڑ کر سکول کی مدرسی اختیار کی۔ اس وقت آپ کو پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ مَیں بھی ان دنوں سکول میں پڑھتا تھا۔ اور کچھ عرصہ میں نے بھی مولوی صاحب سے تعلیم حاصل کی ہے...... ایسے عالِم کی زندگی نوجوان علماء کے لئے بہت ہی کار آمد تھی۔ نوجوان علماء کی وہ نگرانی کرتے تھے...... ہماری جماعت میں اگر بلند پایہ کے علماء ہوں تبھی ہماری جماعت باقی دنیا پر غالب آسکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے۔ کہ وہ کسی مجلس میں ہمارا سر نیچا نہ ہونے دے۔ اور ہمارے علماء کے علمی اور عملی پایہ کو بلند کرے۔ اور دنیا پر ان کو غالب کرے۔"

(الفضل ۶/۷ ۱۳)

آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا انِ الحمد للہ رب العالمین۔

ولانقول الا بما یرضی بہ ربنا

شمارہ پریس کے سپرد کیا جاچکا تھا۔ تین کاپیاں چھپ گئی تھیں کہ یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ حرم محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئیں۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلیہ رٰجعون۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کے وصال پر فرمایا العین تدمع و القلب یحزن ولانقول الّا بما یرضی بہ ربّنا کہ آنکھ اشکبار ہے اور دل غمزدہ۔ لیکن زبان پر ہم وہی کلمہ لائیں گے جس پر ہمارا خدا راضی ہو۔ سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے بچے کی وفات کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ للّٰہ ما اَخَذَ و لِلّٰہ ما اعطی بیٹی! اللہ نے یہ دیا تھا اور اب اُسی نے لے لیا۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی نواسی حضرت نواب محمد علی صاحب کی بیٹی تنشّاء فی الحلیۃ کی دُلاری حضرت سیدہ نصرت جہاں کی لاڈلی۔ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ہاتھوں کی بیاہی۔ امامِ جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی رفیقۂ حیات نے آج اپنے آسمانی آقا کی آواز پر لبیک کہا۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا ٭ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جماعت احمدیہ کو اپنے محبوب امام سے جو والہانہ عشق اور بے پناہ عقیدت ہے اس کی وجہ سے یہ صدمہ ساری جماعت کے لئے جانکاہ تھا۔ لیکن ہمارے پیارے امام نے اس آزمائش اور صدمہ کو جس طرح برداشت کیا۔ اس نے جماعت کے زخمی قلوب کے لئے مرہم کا کام دیا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا کوئی آسان امر نہیں۔ بالخصوص جب جُرعۂ تقدیر تلخ تر ہو۔ سنتالیسؔ سالہ رفیقۂ حیات کا آج ساتھ چھوٹا تو ہمارے پیارے امام نے خطبہ جمعہ کا آغاز ان الفاظ سے کیا۔ رضینا باللّٰہ ربًّا و بمحمد رسولاً۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ کا ایک ایک لفظ خدا کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور دل یہ گواہی دے رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی قیادت کی قبا جسے پہنائی۔ اس نے گرتے دلوں کو تھام لیا۔ نافلۃً لک کے مصداق نے جماعت کو یہ سبق دیا کہ ہر صورت میں خدا کی رضا پر راضی رہو۔ رخصت ہونے والے کیلئے خدا سے دُعا مانگو کہ اُن کے لئے دُعا سے بہتر کوئی ہدیہ اور نذرانہ نہیں۔

اس موقعہ پر شمع احمدیت کے پروانے جس طرح مرکزِ سلسلہ میں پہنچے اس سے ہمارا ایمان تازہ ہوا۔ تنظیم کی برکت ہویدا ہوئی۔ جماعت کا ہر فرد اپنے امام پر جان قربان کرتا ہے۔ آج پھر آنکھوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ جماعت اور امام ایک وجود ہیں۔ دو نہیں۔

اس عظیم سانحہ پر حضور کے انصار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ۔ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ۔ محترم نواب مسعود احمد خانصاحب اور تمام افرادِ خاندانِ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ہر فردِ جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ وہ سیدہ موصوفہ کو جنت کے اعلیٰ مدارج عطا فرما دے۔

اللّٰھمّ اغفرھا و احسن مثوٰھا و اعلیٰ درجاتھا فی علیّین

اٰمین یا ربّ العٰلمین

شانِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ——— کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ٭ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش ٭ در ہر مکاں ندائے جلالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ٭ یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است ٭ ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

(درثمین فارسی)

مجلسِ انصار اللہ کوئٹہ کا تربیتی اجتماع

(مرسلہ قیادت عمومی مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ بلوچستان کا سالانہ تربیتی اجتماع ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف (مرکزی نمائندہ) نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دوہرایا گیا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے تربیتِ اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ پھر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد سابق مبلغ نائیجیریا نے تبلیغ کے دوران اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے واقعات بیان کئے۔ مکرم مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ نے ذکر الٰہی اور دُعا کی اہمیت کے موضوع پر اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے اسلام کی ترقی کے متعلق آسمانی بشارات کے مضمون پر تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صوبائی امیر محترم شیخ محمد حنیف صاحب نے آئندہ نسل کی تربیت کے زیرِ عنوان خطاب فرمایا۔ اجتماع کا آخری نصف گھنٹہ سوال و جواب کے لئے مخصوص تھا۔ سوالات کے جواب مکرم شیخ محمد حنیف صاحب، مکرم سیف صاحب اور مکرم مولوی روشن دین صاحب نے دیئے۔ سوال و جواب کا یہ پروگرام بھی بہت مفید اور دلچسپ رہا۔

۲۵ - ۲۶ ستمبر کو مختلف احمدی دوستوں کے ہاں بھی تقاریب منعقد ہوئیں جن میں بہت سے معززین مدعو تھے۔ ان تقاریب میں سوال و جواب کے علاوہ مکرم شاد صاحب نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متعلق سلائیڈز بھی دکھلائیں جو بہت مؤثر ثابت ہوئیں۔

اراکین مجلس انصار اللہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا سائیکل سفر

پاکستان کی طرح بیرون پاکستان کی مجالس انصار اللہ کو سائیکل سفر کی تحریک کی گئی تھی۔ چنانچہ مجلس کوپن ہیگن کے زعیم اعلیٰ مکرم سوین ہنسن صاحب نے ذاتی دلچسپی لے کر سائیکل سفر کے پروگرام پر عمل در آمد کا اہتمام کیا۔ ماہ رمضان میں ۱۹-۷-۸۱ء اتوار کے روز دو انصار اور چار خدام اس سائیکل سفر میں شریک ہوئے۔ سائیکل سفر کا کچھ حصّہ جنگل کے راستہ سے تھا اور کچھ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ۔ خدام اور انصار سب نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ سبھی شرکاء اس سفر سے بہت لطف اندوز ہوئے۔

نائب صدر صف دوم

چوبیسویں سالانہ اجتماع انصار اللہ کے دوسرے روز (۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء) تک

سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے بجٹ سالانہ اجتماع کے دوسرے روز رات ۹ بجے تک سو فیصد ادا کر دیئے۔ ان مجالس کی فہرست حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم سے رقم فرمایا :- " اللہ تعالیٰ احسن جزا دے "

ضلع جھنگ

پکا نسوآنہ۔ ٹھٹھہ سندرانہ۔ چک ۵ ہ ر۔ چک ۲۰ ع گھگ۔ چنیوٹ۔ شورکوٹ کینٹ۔ لولہ شریف۔ رجوعہ۔

ضلع فیصل آباد

چک ۲۸۷ گ ب۔ فیصل آباد شہر۔ چک ۲۹۵ گ ب۔ بیریانوالہ۔ چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور۔ چک ۱۳۲ ر ب ساہووالہ۔ چک ۵۸ ٹکڑا۔ چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد۔ چک ۳۳۴ ج ب دھیرکے۔ گوجرہ۔ چک ۲۹۶ ج ب جھپا پور۔ چک ۲۹۷ ج ب۔ چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ۔ چڑانوالہ۔ چک ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو کا۔ چک ۶۱ ج ب دھرووڑ۔ چک ۵۶۳ گ ب شرقی۔ چک ۵۵۹ گ ب احمد آباد۔ چک ۹۶ گ ب صریح۔ چک ۱۴ ر ب غربی۔ چک ۵۵-۵۶ گ ب۔ چک ۶۱ ع بیدیانوالہ۔ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ۔ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ۔ چک ۲۷۸ گ ب شیرکا۔ چک ۲۷ ج ب کلاں۔ چک ۱۷۴ گ ب۔ چک ۶۰ ج ب شہباز پور۔ چک ۳۳ ج ب۔ چک ۵۷ ج ب گھیالہ کلاں۔ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ۔ چک ۶۰ گ ب کھیم سنگھ والا۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔ چک ۸۸ ج ب میانہ۔ چک ۲۸۷ ج ب پلاسور۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۳۱۲ ج ب کتھووالی۔ چک ۲۷۶ ر ب گوکھوال۔ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا۔ چک ۶۲ گ ب شرقی۔ چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد۔ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور۔ چک جھمرہ۔ چک ۲۳۲ ر ب بادے والا۔ چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۱۳۹ ر ب تھمن۔ چک ۴۰ گ ب۔ چک ۲۰۳ ر ب مانانوالہ۔ چک ۵۲۸ گ ب مانو پور۔ چک ۴۷ ر ب ٹبی۔ جھامرہ۔ چک ۶۷ ر ب مال۔ رجبانہ۔ چک ۱۲۷ ر ب چوہڑی۔ چک ۱۹۵ ر ب جنڈانوالہ۔ چک ۳۶ گ ب۔ چک ۶۴۴ گ ب۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۷۲ گ ب۔ چک ۵۲ گ ب۔ چک ۳۸۹ گ ب۔ چک ۲۲۶ گ ب خانپور۔ چک ۳۵۶ ج ب۔ چک ۵۵۴ گ ب کتھووالی۔ چک ۹۵ ج ب گہری۔ چک ۲۸۱ ج ب دوالکڑی۔ چک ۱۰۷ ر ب شرقی۔ چک ۲۱۰ گ ب۔

ضلع سرگودھا

سرگودھا شہر۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۲۸۶ جنوبی۔ چک ۹۸ شمالی۔ چک ۹۹ شمالی۔ چک ۴۶ شمالی۔

چک نمبر ۶۹ جنوبی ۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی ۔ چک نمبر ۱۳ جنوبی ۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی ۔ چک نمبر ۳۳ جنوبی ۔ چک نمبر ۹ پنیار ۔ کوٹ مومن چک نمبر ۳۷ جنوبی ۔ بھاٹہ ۔ بھلوال تخت ہزارہ ۔ چک نمبر ۳۸ جنوبی ۔ ہجکہ ۔ چک نمبر ۴۹ شمالی ۔ دودہ ۔ چک نمبر ۳۹/D.B ۔ چک نمبر ۲/D.B ۔ چک نمبر ۱۶۸/۱۷۱ منگلا ۔ احمد آباد جنوبی ۔ چک نمبر ۱۱ جنوبی ۔ چک نمبر ۱۲۲ جنوبی ۔ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ۔ چک نمبر ۶۲ جنوبی ۔ عمر آباد مجوکہ ۔ ساہی وال ۔ میانی ۔ رکھ چراگاہ ۔ چک نمبر ۱۳۰ شمالی ۔ بھان چانن خان والا ۔ جوہر آباد ۔ چک نمبر ۸۲ جنوبی ۔ بلال پور ۔ چک نمبر ۳۹/M.B غریب کالونی ۔ شاہ پور صدر ۔ چک نمبر ۹۶ شمالی ۔ چک نمبر ۱۰۴ جنوبی ۔ اعوان آباد ۔ قائد آباد ۔

ضلع میانوالی

:۔ بھکر

ضلع بہاولنگر

:۔ فورٹ عباس ۔ چک نمبر ۳۰/۳-R ۔ چک نمبر ۱۶۹/۷-R ۔ چک نمبر ۵۶/۴-R ۔ چک نمبر ۱۸۴/۷-R ۔ چک نمبر ۱۴۱ مراد ۔ چک نمبر ۲۱۳/۹-R ۔ چک نمبر ۲۰۱ مراد ۔

ضلع بہاولپور

:۔ بہاولپور شہر ۔ اوچ شریف ۔ چک نمبر ۸۹/D.B شمالی ۔ چک نمبر ۸۴/A.F نہر فتح ۔ چک نمبر ۱۸۳ مراد ۔ چک نمبر ۱۹۲ مراد ۔ چک نمبر ۲۳/DNB ۔ چک نمبر ۱۹۰ مراد ۔ چک نمبر ۱۶۱ مراد ۔ چک نمبر ۱۶۰ مراد ۔ سمہ سٹہ ۔ چک نمبر ۶۳/D.B جنوبی ۔ شکرانی ۔ چک نمبر ۲۲ حمید آباد ۔ احمد آباد شرقیہ ۔ چک نمبر ۱۱۳/D.B ۔

ضلع رحیم یارخان

:۔ رحیم یارخان شہر ۔ خانپور ۔ منڈی صادق آباد ۔ چک نمبر ۸/۶-R لیاسیہ ۔ چک نمبر ۲۱۳/P ۔ بستی گندھارا سنگھ ۔ چک نمبر ۳۲/N.B شرقی ۔ لیاقت آباد ۔ چک نمبر ۱/P ۔

ضلع سیالکوٹ

:۔ سیالکوٹ شہر ۔ سمبڑیال ۔ ڈسکہ کوٹ ۔ اورا ۔ بوبک مرالی ۔ بدوملہی ۔ بلوتولہ ۔ بن باجوہ ۔ بھوپال والا ۔ بھڑتھانوالہ ۔ بھروکے کلاں ۔ پیرو چک ۔ پمپ المعروف احمد آباد ۔ پنڈی بھاگو ۔ پسرور ۔ پکی کوٹلی ۔ تلونڈی بھنڈراں ۔ ترسکہ سیان ۔ جاکے چیمہ ۔ جاکے ڈھینڈسہ ۔ چہور ۔ چونڈہ ۔ چانگریاں ۔ خانو والی میانوالی ۔ داتہ زید کا ۔ دھر دلیرا (منڈیکی گورائیہ) ۔ دھیدوالی ۔ دولت پور ۔ ڈگری گھمن ۔ رلیوکے ۔ راڈکے ۔ رائے پور ۔ اندھیر ننگل ۔ رامبڑہ ۔ ساہووالہ ۔ ساہووال ۔ شاہزادہ ۔ عزیز پور ڈگری ۔ فتوکے ۔ قلعہ کالروالا ۔ قادر آباد ۔ کوٹ کرم بخش ۔ کوٹلی ہرنرائن ۔ کنجروڑ ۔ کھیوہ باجوہ ۔ کلاسوالہ ۔ کوٹ آغا ۔ کوٹ نیناں ۔ کوٹ سردار خان ۔ کوروالی ۔ گدیاں کوٹ پڈا ۔ گھٹیالیاں کلاں ۔ گھٹیالیاں خورد شرقی ۔ لیہ ۔ موسے والا ۔ ملیانوالہ ۔ مراڑہ ۔ ظفروال ۔ مالوکے بھلی ۔ ملہوکے ۔ مرل ۔ مہدی پور ۔ میانوالی سندھوالی ۔ نارو وال ۔ نوادے ۔ بھکیکے ۔ نوشہرہ ککے زئیاں ۔ نشتر آباد ۔ باٹھانوالہ ۔ اسلام نگر (پل مانگا) ۔ گوجرہ ۔

ضلع گوجرانوالہ :- گوجرانوالہ شہر ۔ ایمن آباد ۔ بقا پور ۔ بھڑی شاہ رحمٰن ۔ پریم کوٹ ۔ پیرکوٹ متصل احمد نگر ۔ پنڈی بھٹیاں ترگڑی ۔ تولیکی تتلے عالی ۔ تلونڈی راہوالی ۔ تلونڈی موسے خان ۔ چک پٹھان ۔ چک چٹھہ ۔ دولووالی ۔ ڈاہرانوالی ۔ سلہوکے ۔ سادھوکے ۔ فیروز والہ ۔ قیام پور ورکاں ۔ قلعہ سنگھیاں ۔ کولو تارڑ ۔ کوٹ مرزا جان ۔ گکھڑ منڈی ۔ گرمولا ورکاں ۔ لویری والا ۔ مانگٹ اونچے ۔ لیے چٹھہ ۔ منڈی سکھیکی ۔ نوشہرہ ورکاں ۔ وزیر آباد ۔ چیانوالی ۔ ہیڈ خانکی ۔ حافظ آباد ۔ پھلوکی ۔

ضلع لاہور :- حلقہ دارالذکر لاہور ۔ مغلپورہ ۔ پدری ۔ رائے ونڈ ۔ شاہدرہ فیکٹری ایریا ۔ شاہدرہ ٹاؤن ۔ کماس ۔ لدھیکے نیویں ۔ ہڈیارہ جامن ۔ رکھ شیخ کوٹ ۔ رچنا ٹاؤن ۔

ضلع قصور :- قصور شہر ۔ جوڑہ ۔ مصطفیٰ آباد ۔

ضلع شیخوپورہ :- شیخوپورہ شہر ۔ آنبہ کالیہ ۔ بھینی شرقپور ۔ باہڑ بانوالہ ۔ بھوئیوال ۔ چوہڑ کانہ منڈی ۔ جھنگڑ حاکم والا ۔ چوڑ اسگھر ۔ چک ۳/۵۸ ۔ چک ۷ R.B ساہو والہ ۔ چک ۱۰/۴۳ خورد ۔ چک ۱۶ جبید ۔ چک ۱۸ بہولڑو ۔ چک ۲۵ R.B ستھیالی خورد ۔ چک ۱۵ مرڑھ ۔ چک ۷۹ نواں کوٹ عرف بھائیوالی ۔ چک ۱۱ جبہور ۔ چک ۱۲۳ سرانوالی بھلیر ۔ چک ۱۶۹ گرمولا ۔ ڈھاکے ۔ ڈیرہ دادپوترے ۔ سانگلہ ہل ۔ سچا سودا ۔ شیروکے ۔ شرقپور خورد ۔ کوٹ عبدالمالک ۔ کوٹ رحمت خان ۔ کرتو پنڈوری ۔ کجر ۔ کوٹ سوندھا ۔ کوٹلی جبہور ۱۱ ۔ گھمپل ورک ۔ بھنڈیر ۔ گھڑیال کلاں ۔ ننکانہ صاحب ۔ نارنگ منڈی ۔ واربرٹن ۔ فتح کلاس ۔ میانہ پنڈ ۔

ضلع گجرات :- گجرات شہر ۔ بنگلہ ۱۸ ۔ اسلام آباد ۔ برسا خورد ۔ کیرانوالہ ۔ چاکانوالی ۔ بارموسیٰ ۔ کوٹ موجدین ۔ تہال ۔ چوکنانوالی ۔ چک ۹ گر ۔ بخش پورہ ۔ چک ۲۶ احمد آباد ۔ دیونا ماجرا ۔ دھوریہ ۔ دھیر کے کلاں ۔ ڈنگہ ۔ رسول نگر ۔ صدوکے ۔ سوک کلاں ۔ شادی وال ۔ کڑیانوالہ ۔ کنجاہ ۔ کھوکھر غربی ۔ کھاریاں ۔ گولیکی ۔ گھسیٹر ۔ گلانوالہ ۔ لالہ موسیٰ ۔ منڈی بہاؤالدین شوگر مل ۔ مونگ ۔ معین الدین پور ۔ مکھیانہ ۔ منڈی بہاؤالدین شہر ۔ گڑھا جٹاں ۔ مرادوال ۔ پنڈوری ۔ دھونترانواں ۔ بھلیر ۔

ضلع جہلم :- جہلم شہر ۔ بھون ۔ بھوچھال کلاں ۔ پنڈ دادنخان ۔ پاکستان چپ بورڈ ۔ چک جمال ۔ چکوال ۔ دوالمیال ۔ آر ۔ ایس ڈنڈوت ۔ محمود آباد ۔ منڈے ۔ کوٹلہ فقیر ۔

ضلع راولپنڈی :- اسلام آباد ۔ پنڈ بیگوال ۔ ٹیکسلا ۔ چونترہ ۔ کہوٹہ ۔ گوجرخان ۔ محمودہ ۔ واہ کینٹ ۔

ضلع اٹک :- اٹک شہر ۔ پچنند ۔ کسراں ۔ کوٹ فتح خان ۔

ضلع پشاور :۔ پشاور شہر۔ اچینی پایاں۔ چارسدہ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔

ہزارہ ڈویژن :۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔

آزاد کشمیر :۔ دتیال تنگیال۔ چکار۔ کوٹلی۔ نیو میرپور۔

ضلع ملتان :۔ ملتان شہر۔ امین پور (کوٹ دیوان)۔ جمال والا کھاکھی۔ چاہ جھنڈی دتہ۔ چاہ بھاگووال۔ چک ۵ درکھانہ۔ چک ۱۳/۸-R۔ چک ۹۱-A/۱۰-R۔ چک ۱۰۱/۱۵-L۔ چک ۱۷۰/۱۰-R۔ حسن پور۔ خانیوال۔ سرائے سدھو۔ علی پور۔ قطب پور (صادق آباد)۔ کبیروالا۔ لودھراں۔ پاکڑ سرگانہ۔ چک ۱۱/H-D۔

ضلع وہاڑی :۔ وہاڑی شہر۔ چک ۱۹/W.B۔ چک ۱۶۳ شتاب گڑھ۔ چک ۱۹۰/E.B۔ چک ۴۹۳-۴۹۱/E.B۔ چک ۵۴۳/E.B۔ چک ۵۴۹/E.B۔ منڈی بوریوالہ۔ موضع مقصودہ۔ چاہ درکھاناوالہ۔

ضلع ساہیوال :۔ ساہیوال شہر۔ چک ۶/۱۱-L۔ چک ۷/۱۴-L۔ چک ۲۷/۹-L شاہ بھور۔ چک ۳۰/۱۱-L۔ چک ۵۵/۱۲-L۔ چک ۶۲/۴-R۔ چک ۹۰/۱۲-L۔ دیپالپور۔ صدر گوگیرہ۔ عارف والا۔ قبولہ۔ میرک۔ منڈی ہیرا سنگھ۔ چک ۳۷/۱۲-L۔

ضلع مظفر گڑھ :۔ جتوئی۔ چک ۹۳/T.D.A۔ چک ۱۰۶/M.L۔ چک ۲۷۹/T.D.A۔ چک ۱۷۰/T.D.A۔ چک ۱۷۲/T.D.A۔ چک ۲۲۶/T.D.A۔ چک ۳۴۷/T.D.A۔ چک ۳۶۸/T.D.A۔ علی پور۔ کوٹ ادو۔ چک ۵۱۸/T.D.A۔

ضلع ڈیرہ غازیخان :۔ ڈیرہ غازیخان شہر۔ اللہ آباد۔ بستی بزدار۔ بستی سہرانی۔ بشیر آباد۔ خانپور۔ راجن پور۔ رکھ مور جھنگی۔ کوٹ قیصرانی۔ داجل۔

کراچی :۔ ڈرگ روڈ۔ ناظم آباد۔ عزیز آباد۔

کوئٹہ :۔ کوئٹہ شہر۔

ضلع حیدر آباد :- حیدر آباد شہر۔ آصف آباد۔ بشیر آباد۔ بلڑی شاہ کریم۔ ٹنڈو محمد خان۔ چمبڑ۔ سنجر چانگ۔
گوٹھ گوندل۔ نواں کوٹ۔ مبارک آباد۔ گوٹھ نذیر احمد۔

ضلع بدین سندھ :- ٹنڈو غلام علی۔ ٹنڈو بھاگو۔

ضلع نواب شاہ سندھ :- باندھی۔ بھریا روڈ۔ چک ۲۱ (دودھ سکرنڈ)۔ دوڑ (گوٹھ رسول بخش) دریا خان مری۔
رحیم آباد اسٹیٹ۔ قمر آباد۔ کنڈیارو۔ کوٹ مولا بخش۔ گوٹھ سردار محمد۔ گوٹھ امام بخش۔ رحمان آباد۔ گوٹھ عطا محمد۔ گوٹھ شیر محمد۔
گوٹھ عبدالسلام۔

ضلع تھرپارکر سندھ :- پھیرو چیچی۔ چک ۲۷۰/۸ کا چیلو۔ ڈگری چک ۲۶۹۔ شریف آباد۔ کنری۔ کریم نگر۔ گوٹھ
غلام رسول۔ گوٹھ احمدیہ۔ گوٹھ علم دین۔ گوٹھ سندھواں۔ حیدر آباد فارم۔ مصطفیٰ آباد فارم۔ لطیف نگر فارم۔ نوکوٹ۔ نور نگر۔
ناصر آباد فارم۔ نفیس نگر فارم۔ بستی نور۔

ضلع لاڑکانہ سندھ :- لاڑکانہ شہر۔ انور آباد۔ کھنڈو۔ گورکیجہ۔ گوٹھ جام خان چانڈیو۔ مس باڑہ۔ نصیر آباد۔
دارہ۔

ضلع خیرپور میرس سندھ :- گوٹھ غلام محمد شہانی۔ گوٹھ فتح دین۔ گوٹھ چوہدری علی محمد۔ دیہہ آرارہ۔

ضلع سانگھڑ سندھ :- سانگھڑ شہر۔ احمد آباد۔ چک ۲ (لنگی)۔ چک ۳۸۔ گوٹھ فتح پور۔ چک ۱۱۔

ضلع سکھر سندھ :- سکھر شہر۔ شکارپور۔ پنو عاقل۔ دیہہ جانب آباد (گوٹھ محمد علی)۔ کمو شہید۔

ضلع جیکب آباد سندھ :- جیکب آباد شہر۔ گدو۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کیلئے حضور پر نور کی دعا!

"مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات و اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہم وغم دُور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ انکو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا۔ یہ تمام دعائیں قبول کر۔ اور ہمیں روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷، دسمبر ۱۸۹۲ء)